MON.3.June.2024
VOLUME:19 NO: 142
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 :قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز پیر 3/جون 2024
جلد:19 شمار 142
25/ذی القعدہ 1445ھ
قیمت 3=00 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

سِکّم اسمبلی الیکشن کے نتائج کا اعلان، ایس کے ایم کی شاندار جیت

32 کے منجملہ 31 حلقوں میں کامیابی، بی جے پی کو ایک بھی سیٹ نہیں ملی

نئی دہلی: سکم اسمبلی انتخابات کے ووٹوں کی گنتی 2 جون کو ہوئی جس میں سکم کرانتی کاری مورچہ یعنی ایس کے ایم نے 32 اسمبلی سیٹوں میں سے 31 پر کامیابی حاصل کی ہے۔ سکم میں حکمراں پارٹی سکم کرانتی کاری مورچہ کی یہ مسلسل دوسری اور زبردست جیت ہے۔ ایک سیٹ ایس ڈی ایف (سکم ڈیموکریٹک فرنٹ) کو بھی ملی ہے جبکہ کسی دوسری پارٹی کو ایک بھی سیٹ نہیں ملی۔ ایس کے ایم اور ایس ڈی ایف نے تمام 32 اسمبلی سیٹوں پر امیدوار کھڑے کیے تھے جبکہ بی جے پی (31)، سی اے پی۔ سکم (30) اور کانگریس نے (12) سیٹوں پر اپنی قسمت آزمائی تھی۔ گزشتہ اسمبلی انتخابات میں ایس کے ایم کے ساتھ بی جے پی کا اتحاد تھا لیکن اس بار بی جے پی نے علاحدہ الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا اور بری طرح شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ ایس کے ایم کے سربراہ پریم سنگھ تمانگ نے ایس کے ایم کی جیت پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایس ڈی ایف لیڈر پون کمار چاملنگ 2019 میں مکمل طور پر ہار گئے لیکن یہ جمہوریت ہے۔ جو کام وہ 25 سال میں نہیں کر سکے وہ ہم نے پانچ سالوں میں کر دکھایا۔ عوام نے اسی بنیاد پر ہمیں ووٹ دیا ہے۔ ایس کے ایم کے صدر پریم سنگھ تمانگ نے 24 سال سے زیادہ اقتدار میں رہنے کے بعد ریاست میں 17 سیٹیں حاصل کر کے 24 سال سے زائد سالوں تک اقتدار میں رہنے کے بعد چاملنگ حکومت کو اقتدار سے بے دخل کر دیا تھا۔ واضح رہے کہ اپوزیشن ایس ڈی ایف کے سربراہ پون کمار چاملنگ جو ریاست کے پانچ بار وزیر اعلیٰ رہے دونوں سیٹوں سے ہار گئے ہیں۔ نمچی بنگ اسمبلی سیٹ پر، ایس کے ایم کے راجو بسنت نے انہیں 256,2 ووٹوں سے شکست دی۔ بسنت کو 195,7 اور چاملنگ کو 939,4 ووٹ ملے۔ پوکلوک۔ کامرانگ سیٹ پر ایس کے ایم کے بھوج راج رائے نے انہیں 063,3 ووٹوں سے شکست دی۔ رائے کو 037,8 اور چاملنگ کو 974,4 ووٹ ملے۔ سکم میں 19 اپریل کو ووٹنگ ہوئی تھی۔ ووٹوں کی گنتی آج صبح 6 بجے شروع ہوئی تھی۔

اروناچل پردیش میں بی جے پی پھر برسرِ اقتدار

ایٹانگر: بی جے پی متواتر تیسری مرتبہ اروناچل پردیش میں برسرِ اقتدار آ گئی۔ اتوار کے دن اس نے 60 رکنی اسمبلی میں 46 نشستوں کے ساتھ اکثریت حاصل کر لی۔ الیکشن کمیشن کے عہدیداروں نے یہ بات بتائی۔ 50 اسمبلی حلقوں کیلئے جہاں لوک سبھا الیکشن کے ساتھ 19 اپریل کو ووٹ ڈالے گئے' رائے شماری ہوئی۔ مابقی 10 نشستیں شمال مشرقی ریاست میں بھگوا جماعت نے بلا مقابلہ جیت لی تھیں۔ 50 نشستوں میں بی جے پی کو 36 نشستیں ملیں اور چیف منسٹر پیما کھنڈو ان 10 امیدواروں میں شامل ہیں جو بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ بھگوا جماعت نے 2019ء میں 41 نشستیں جیتی تھیں۔ نیشنل پیپلز پارٹی (این پی پی) کو 5 نشستیں ملیں جبکہ پیپلز پارٹی آف اروناچل پردیش کو 2 اور این سی پی کو 3 نشستیں حاصل ہوئیں۔ کانگریس نے ایک نشست جیتی اور تین حلقوں سے آزاد امیدوار فاتح رہے۔

عدالت نے کیجریوال کو خودسپردگی کے بعد عدالتی تحویل میں بھیج دیا

نئی دہلی: دارالحکومت کی راؤز ایونیو عدالت نے اتوار کو دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو عبوری ضمانت مکمل ہونے پر خودسپردگی کے بعد 5 جون تک عدالتی تحویل میں بھیج دیا۔ یکم جون کو اپنی عبوری ضمانت کی میعاد ختم ہونے کے بعد عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے کنوینر نے آج تہاڑ جیل حکام کے سامنے خودسپردگی کر دی جو انہیں دہلی کی ایک عدالت لے گئے اور انہیں خصوصی جج کے سامنے پیش کیا۔ کیجریوال کو 5 جون تک عدالتی حراست میں بھیج دیا گیا، جب راؤز ایونیو کی عدالت مسٹر کیجریوال کی باقاعدہ ضمانت کی درخواست پر بھی فیصلہ کرے گی۔ چیف منسٹر کو انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے 21 مارچ کو دہلی شراب گھپلہ سے متعلق منی لانڈرنگ کے الزام میں گرفتار کیا تھا۔ 10 مئی کو سپریم کورٹ نے مسٹر کیجریوال کو یکم جون تک عبوری ضمانت دی تھی تاکہ وہ لوک سبھا انتخابات میں مہم چلا سکیں۔ سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے جسٹس سنجیو کھنہ کی سربراہی والی بنچ سے عبوری ضمانت میں 5 جون تک توسیع کرنے کی درخواست کی تھی کیونکہ لوک سبھا انتخابات کے نتائج کا اعلان 4 جون کو ہونا تھا۔

یہ بی جے پی کا ایگزٹ پول جو کئی مہینے پہلے تیار کر لیا گیا تھا
اکھلیش یادو نے بتائی ایگزٹ پول کی کرونولوجی

لکھنؤ: اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے ایگزٹ پولز پر ردعمل ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس ایگزٹ پول کے پیچھے کرونولوجی ہے۔ انہوں نے ایکس پر ایک پوسٹ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ آخر اس ایگزٹ پول کے پیچھے کیا کرونولوجی ہے۔ سماجوادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو نے اپنی پوسٹ میں لکھا ہے کہ 'ایگزٹ پول کی کرونولوجی کو سمجھئے: اپوزیشن نے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا کہ بھاجپائی میڈیا بی جے پی کو 300 پار دکھائے گا، جس سے دھوکہ دہی کی گنجائش پیدا ہو سکے۔ یہ بی جے پی کا ایگزٹ پول کئی مہینے پہلے تیار کیا گیا تھا اور اسے چینلوں نے چلایا آج ہے۔ اس ایگزٹ پول کے ذریعے رائے عامہ کو دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ اس ایگزٹ پول کو بنیاد بنا کر بی جے پی کے لوگ پیر کو کھلنے والے اسٹاک مارکیٹ سے جاتے۔ جاتے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ اگر یہ ایگزٹ پول جھوٹے نہ ہوتے اور بی جے پی واقعتاً ہار نہیں رہی ہوتی تو بی جے پی والے اپنوں پر ہی الزام نہ لگاتے۔ بی جے پی والوں کے مرجھائے ہوئے چہرے ساری حقیقت بیان کر رہے ہیں۔ بی جے پی سمجھ رہی ہے کہ پورے ملک کا نتیجہ چنڈی گڑھ کے میئر کے انتخاب کی طرح بدلا نہیں جا سکتا، کیونکہ اس بار اپوزیشن پوری طرح چوکنا ہے اور عوامی غصہ بھی عروج پر ہے۔ بی جے پی سے ملے ہوئے بدعنوان افسران بھی سپریم کورٹ کی فعالیت کو دیکھ کر دھاندلی کرنے کی ہمت نہیں کر پا رہے اور وہ عوامی غصے کا بھی شکار نہیں بننا چاہتے ہیں۔ اکھلیش یادو نے مزید لکھا، ''انڈیا الائنس کے تمام کارکنان، عہدیداروں اور امیدواروں کو ای وی ایم کی نگرانی میں ایک فیصد بھی غلطی نہیں کرنی چاہئے۔ انڈیا الائنس جیت رہا ہے اس لیے ہوشیار رہیں اور ووٹوں کی گنتی کرائیں اور جیت کا سرٹیفکیٹ ملنے کے بعد ہی جیت کا جشن منائیں۔''

سنیوکت کسان مورچہ کا الیکشن کمیشن کو کھلا خط، ووٹوں کی آزادانہ اور شفاف گنتی کا مطالبہ

نئی دہلی: سنیوکت کسان مورچہ (ایس کے ایم) نے اتوار کو الیکشن کمیشن آف انڈیا کو ایک کھلا خط لکھا، جس میں اس پر زور دیا کہ وہ لوک سبھا انتخابات میں ڈالے گئے ووٹوں کی آزاد اور شفاف گنتی کو یقینی بنائے۔ خیال رہے کہ 7 مراحل میں ہونے والے لوک سبھا انتخابات کے ووٹوں کی گنتی 4 جون کو ہونے جا رہی ہے۔ ایس کے ایم، جس نے اب منسوخ شدہ زرعی قوانین کے خلاف مظاہروں کی قیادت کی تھی، نے ایک کھلے خط میں کہا کہ اسے ووٹوں کی گنتی کے عمل میں چھیڑ چھاڑ کا خدشہ ہے۔ ایکس کے ایم نے کہا، ''ہندوستان بھر کے کسانوں کی طرف سے، ہم 4 جون 2024 کو ہونے والی ووٹوں کی گنتی کے عمل میں کسی بھی قسم کے چھیڑ چھاڑ کے بارے میں اپنے خدشے کا اظہار کرتے ہیں، تاکہ موجودہ حکومت کو برقرار رکھنے میں مدد کرنے کے لئے عوام کے فیصلے کو پلٹنے کی جانب توجہ مبذول کرائی جا سکے۔ ''ایس کے ایم کے خط میں کہا گیا، ''پچھلے انتخابات کے برعکس ہندوستان کے کسانوں نے بی جے پی کی انتخابی مہم کا خاص طور پر ایس کے ایم کے ساتھ کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) اور قرض کی معافی کے حوالے سے تحریری معاہدے کو نافذ کرنے میں اس کی دھوکہ دہی کے خلاف اور اس کی کارپوریٹ پالیسیوں کو بے نقاب کرنے کے لئے براہ راست احتجاج کیا گیا تھا۔'' چالیس سے زیادہ ہندوستانی کسان یونینوں کی نمائندہ تنظیم ایکس کے ایم نے کہا، وسیع پیمانے پر اور پر امن احتجاج نے کسانوں، مزدوروں اور معاشرے کے تمام غریب طبقات کو اپنی روزی روٹی کے مسائل اٹھانے اور جمہوریت، سیکولرازم اور وفاقیت کے آئینی اصولوں کا دفاع کرنے میں مدد فراہم کی۔ اس نے دعویٰ کیا کہ ٹریڈ یونینوں اور دیگر طبقات کی فعال حمایت کے ساتھ 13 ماہ سے جاری کسانوں کی جدوجہد میں 750 سے زیادہ کسانوں کی موت ہوئی۔ ایس کے ایم نے کہا، ''بی جے پی نے کسانوں کو غیر ملکی دہشت گردوں اور خالصتانیوں کی جانب سے مالی امداد حاصل کرنے والے غدار کہہ کر زہر اگلا تھا۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی کے سرکردہ رہنماؤں نے انتخابات کے دوران بڑی اقلیتی برادری کے خلاف مسلسل نفرت انگیز تقاریر کر کے ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ اور ہندوستان کے آئین کی خلاف ورزی کی۔ ایس کے ایم نے کہا، ''اس نے جان بوجھ کر ہم آہنگی والی سماجی زندگی کو تباہ کرنے کے مقصد سے گالی گلوچ کا استعمال کیا۔ سیکولرازم کے آئینی اصول پر حملہ کیا گیا ہے۔ الیکشن کمیشن سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ تعزیری کارروائی کرتے ہوئے نریندر مودی سمیت قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں پر 6 سال کی پابندی عائد کرے۔'' ایس کے ایم نے مزید کہا، ''بدقسمتی سے الیکشن کمیشن نے بے عملی کا خاموش راستہ اختیار کیا، کارروائی میں تاخیر کی اور بالآخر قانون شکنی کرنے والوں کو مشورہ ※ دے کر پلہ جھاڑ لیا۔ اس طرح الیکشن کمیشن کی اپنی آئینی ذمہ داری کو نبھانے میں ناکامی نے بی جے پی کے منقسم نظریہ کو انتخابات کے دوران بڑے پیمانے پر لوگوں پر اثر انداز ہونے کا موقع دیا۔'' کھلے خط میں کہا گیا، ''وزیر اعظم کو کنٹرول کرنے میں ناکامی نے لوگوں کے ذہنوں میں سنگین شکوک و شبہات پیدا کر دیے ہیں کہ الیکشن کمیشن پورے انتخابی عمل کو اقتدار میں رہنے کی کوششوں میں بی جے پی کے حق میں ہے۔'' ایس کے ایم نے پریس کانفرنس کے انعقاد اور پولنگ ڈیٹا فراہم کرنے میں شفافیت کو یقینی نہ بنانے کا بھی الزام لگایا۔ اس نے کہا کہ فراہم کردہ اعداد و شمار میں سنگین تضادات ہیں اور نگران حکومت ※ نے دہلی کے منتخب وزیر اعلیٰ کو الیکشن کمیشن کی پیشگی اجازت کے بغیر پری پول اپوزیشن اتحاد کو غیر فعال کرنے کے لئے گرفتار کر لیا۔ ایس کے ایم نے مزید لکھا، ''اپوزیشن جماعتوں کے بینک کھاتوں کے لین دین پر پابندی کے وقت بھی الیکشن کمیشن خاموش رہا۔ پولیس اور انٹیلی جنس بیورو نے پنجاب کے کسان لیڈروں کو بھی نشانہ بنایا جو بی جے پی کے خلاف پرامن طریقے سے احتجاج کر رہے تھے۔ الیکشن کمیشن سے گزارش ہے کہ وہ طریقہ کار اور قواعد کے مطابق ووٹوں کی آزادانہ اور شفاف گنتی کو یقینی بنائے۔ ووٹوں کی درست تفصیلات وقتاً فوقتاً عوام کے ساتھ شیئر کرے، تاکہ کسی قسم کی بے ضابطگی کا شبہ نہ ہو۔'' ایس کے ایم نے کہا، ''تمام خلاف ورزیوں کو روکا جانا چاہیے اور ملوث افراد کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جانی چاہیے۔ براہ کرم تمام الیکشن ریٹرننگ افسران کو ہندوستان کے کسانوں کی ان تشویشوں سے آگاہ کریں۔'' مورچہ نے کہا، ''آخر میں ہم ایک بار پھر کہنا چاہتے ہیں کہ ہم نہیں چاہتے کہ الیکشن کمیشن آف انڈیا کسانوں اور ملک کو نقصان پہنچائے۔ لوگوں کو یہ یقین کرنے کی کوئی وجہ فراہم کریں کہ کسی بھی حلقے میں کسی بھی نامناسب طرز عمل سے ان کے عوامی مینڈیٹ کو نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔''

این سی پی نے اروناچل پردیش میں اسمبلی کی 3 نشستیں جیت لیں

نئی دہلی: این سی پی نے اروناچل پردیش میں 2024 کے اسمبلی انتخابات میں 3 سیٹیں جیت کر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ این سی پی کے قومی صدر اجیت پوار، قومی ورکنگ صدر ایم پی پرفل پٹیل، قومی جنرل سکریٹری اور چیف قومی ترجمان برج موہن سریواستو کے ساتھ پارٹی انچارج موہت پاٹل اور شمال مشرقی کوآرڈینیٹر سنجے پرجاپتی نے جیتنے والے امیدواروں کو مبارکباد دی ہے۔ پارٹی کے چیف قومی ترجمان برج موہن سریواستو نے اس جیت کو اروناچل پردیش میں پارٹی کارکنوں اور لیڈروں کی جیت قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اروناچل پردیش کے نومنتخب ایم ایل اے نکل کامن، لیکھا سونی اور ٹوکو ٹاٹم ریاست کی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔ برج موہن سریواستو نے مزید کہا کہ اسمبلی انتخابات میں پارٹی کو 1.06 فیصد ووٹ ملا ہے۔ یہ ووٹروں کا این سی پی کی قیادت میں اعتماد، دور اندیشی اور اروناچل پردیش کو درپیش سنگین مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اگلے پانچ سالوں کے لیے ایک نئی قانون ساز اسمبلی تشکیل دیں گے اور شفافیت، ایمانداری اور جامع طرز حکمرانی کے اصولوں کو برقرار رکھنے کا عزم کریں گے۔ اجیت پوار اور پرفل پٹیل کی قیادت میں این سی پی جمہوری اقدار کو برقرار رکھنے اور مجموعی سماجی اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کے لیے وقف ہے۔ برج موہن سریواستو نے یہ بھی واضح کیا کہ این سی پی کا مقصد ہندوستان کے تمام شہریوں کے لیے ایک بہتر مستقبل تخلیق کرنا ہے۔

زمین کھسک جانے سے 2 مزدور خواتین زندہ دفن

رانچی: پولیس نے بتایا کہ جھارکھنڈ کے ضلع رانچی میں زمین کا ایک حصہ کھسک جانے کے باعث دو خواتین زندہ دفن ہو گئیں اور دو کو بچا لیا گیا۔ پولیس نے وضاحت کی کہ یہ واقعہ دارالحکومت رانچی سے 35 کیلو میٹر دور بیرو پولیس اسٹیشن کے حدود میں واقع موضع بوڑا میں پیش آیا۔ ڈی سی پی بیرو اکھیل کوجور نے بتایا ''چار خواتین کھدوائی کا کام کر رہی تھیں جبکہ زمین کا ایک حصہ اندر دھنس گیا۔ دو خواتین جن کی عمر 40 سال اور 23 سال تھی زندہ دفن ہو گئیں۔ دیگر دو خواتین کو جن کی عمر 22 اور 23 سال بتائی گئی ہے بچا لیا گیا''۔ انہوں نے کہا کہ مہلوکین کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھجوایا گیا۔

انڈیا الائنس کے رہنماؤں کی الیکشن کمیشن سے ملاقات
ووٹوں کی گنتی اصولوں کے مطابق کرانے کا مطالبہ

نئی دہلی: لوک سبھا انتخابات کے ووٹوں کی گنتی سے قبل انڈیا الائنس کے لیڈروں کے ایک وفد نے آج الیکشن کمیشن سے ملاقات کی ہے۔ وفد میں کانگریس قائدین ابھیشیک منو سنگھوی، سلمان خورشید، ڈی ایم کے کے ٹی آر بالو، بائیں بازو کے سیتارام یچوری اور ڈی راجہ بھی شامل تھے۔ اس ملاقات میں وفد نے الیکشن کمیشن سے ووٹوں کی گنتی میں شفافیت سے متعلق کئی مطالبات کیے، جن میں بنیادی طور پر گنتی کے عمل کو قانون کے مطابق کرنے اور پوسٹل بیلٹ کی گنتی سے متعلق مطالبات اہم ہیں۔ اس وفد میں ابھیشیک منو سنگھوی، سلمان خورشید، ڈی راجہ، سیتارام یچوری، رام گوپال یادو، سنجے یادو اور ناصر حسین شامل تھے۔ الیکشن کمیشن سے ملاقات کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے کانگریس لیڈر ابھیشک منو سنگھوی نے کہا کہ ہم انڈیا الائنس کے لیڈر تیسری بار الیکشن کمیشن کے سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بارہا ایسا ہوا ہے کہ پوسٹل بیلٹ سے الیکشن کا نتیجہ تبدیل ہو جاتا ہے، الیکشن کمیشن کا یہ ضابطہ ہے کہ پوسٹل بیلٹ کو پہلے شمار کیا جائے گا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ پہلے پوسٹل بیلٹ کی گنتی ہو پھر ای وی ایم کی گنتی کی جائے۔ اسی طرح پوسٹل بیلٹ کے نتیجے کا پہلے اعلان کیا جانا چاہئے اور پھر ای وی ایم کے نتیجے کا اعلان ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا'' ہماری شکایت یہ تھی کہ الیکشن کمیشن نے اسے 2019 کے رہنما خطوط سے ہٹا دیا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ای وی ایم کی مکمل گنتی کے بعد بھی پوسٹل بیلٹ کی گنتی کا اعلان کرنا اب لازمی نہیں ہے۔ یہ ضروری ہے کہ پوسٹل بیلٹ کی گنتی کی جائے جو پہلے فیصلہ کن ثابت ہوتی ہے۔ اس موقع پر سی پی آئی ایم کے سیتارام یچوری نے کہا کہ ہم نے کمیشن سے کہا ہے کہ ووٹوں کی گنتی قانون کے مطابق ہونی چاہیے اور سپروائزرس ان قوانین پر عمل کرائیں۔ سیتارام یچوری نے مزید کہا کہ اس کے علاوہ ہم نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ووٹوں کی گنتی کو سی سی ٹی وی کے ذریعے مانیٹر کیا جائے اور کنٹرول یونٹ سے تصدیق کی جائے نیز مشین سے آنے والے ڈیٹا کی تصدیق کی جائے۔ سیتارام یچوری نے کہا کہ جب ای وی ایم کو سیل کیا جاتا ہے تو اس کی تصدیق کے لیے کاؤنٹنگ ایجنٹ ہوتے ہیں اور گنتی کے دوران بھی ان کے ذریعے اس کی دوبارہ تصدیق کی جائے۔ کانگریس لیڈر سلمان خورشید نے کہا کہ ہم نے گنتی کے عمل کے دوران بہت سخت نگرانی کی درخواست کی اور ای سی نے ہمیں تسلی بخش جواب بھی دیا۔ ہم نے کسی اصول پر سوال نہیں اٹھایا لیکن اس بات کو یقینی بنایا کہ ان پر ایمانداری سے عمل کیا جائے۔ ایگزٹ پول کے اندازے پر کانگریس لیڈر ابھیشیک منو سنگھوی نے کہا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ اسمبلی انتخابات کے دوران ایگزٹ پول نے کیا پیشین گوئی کی تھی، کسی نے بھی بی جے پی کو واضح اکثریت نہیں دی تھی۔

'ہم دو ہمارے بارہ' جیسی شرانگیز، من گھڑت اور اسلاموفوبک فلم پر فوری پابندی لگائی جائے: مسلم پرسنل لا بورڈ

نئی دہلی: آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ 'ہمارے بارہ' جیسی فلموں کو انتہائی لغو، لچر، گمراہ کن، فرقہ وارانہ، اشتعال انگیز، کذب و افتراء پر مبنی، ملک کی سالمیت اور بھائی چارہ کو نقصان پہنچانے والی اور اسلاموفوبک مانتا ہے۔ بورڈ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس فلم کی نمائش پر فوری پابندی لگائے۔ مسلم پرسنل لا بورڈ کے ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس نے ایک پریس بیان میں اس بات پر انتہائی حیرت اور تعجب کا اظہار کیا کہ کس طرح فلم سنسر بورڈ نے اس لغو، گمراہ کن، اشتعال انگیز اور ملک کے ایک فرقہ کو بدنام کرنے والی فلم کی نمائش کی اجازت دی ہے۔ اس سے خود سنسر بورڈ کی غیر جانب داری پر سوالیہ نشان کھڑا ہو جاتا ہے۔ فلم کے ٹائٹل، اس کے تھیم، اس کی پوری کہانی اور مکالموں کے ذریعہ صرف ہندوستانی مسلمانوں کی شبیہہ ہی بگاڑنے کی کوشش نہیں کی گئی بلکہ یہ فلم مذہب اسلام اور اس کی تعلیمات پر بھی جارحانہ حملہ کرتی ہے۔ بورڈ کے ترجمان نے کہا یوں تو ہندوستانی فلموں میں کئی بار اسلام اور مسلمانوں کی تصویر کو مسخ کیا گیا تاہم ان دنوں تو ایسا لگ رہا جیسے ایسی بدنام زمانہ فلموں کی باڑھ سی آ گئی ہو۔ کیرالہ اسٹوری اور کشمیر فائلس کے ذریعہ مسلمانوں کو دہشت گرد اور اسلام کو دہشت کو فروغ دینے والے مذہب کے بطور پیش کیا گیا۔ اب اس فلم کے ذریعہ قرآن مجید کی ایک آیت کو توڑ مروڑ کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ اسلام میں عورت ایک بے وقعت مخلوق ہے۔ انہوں نے آگے کہا کہ گزشتہ کئی دہائیوں سے مردم شماری کے سرکاری اعداد و شمار یہ بتا رہے ہیں کہ مسلمانوں کی شرح پیدائش بہت تیزی سے اور مسلسل گھٹ رہی ہے لیکن ہمارے بارہ جیسی فلمیں اس کے برعکس اکثریت کے دلوں میں مسلم آبادی کے اضافہ کا خوف پیدا کر رہی ہیں۔ ڈاکٹر الیاس نے مطالبہ کیا کہ ہمارے بارہ جیسی شرانگیز، من گھڑت اور اسلاموفوبک فلم پر فوری پابندی لگائی جائے اور فلم کے پروڈیوسر، ڈائریکٹر اور کرداروں پر ایک طبقہ کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کے الزام کے تحت مقدمہ چلایا جائے۔

مودی نے ملک میں شدید گرمی اور مانسون کی صورتحال کا جائزہ لیا

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کی صبح اپنی رہائش گاہ پر ایک میٹنگ میں ملک میں چلچلاتی گرمی کے ساتھ ساتھ مانسون سے متعلق صورتحال سے نمٹنے کی تیاریوں کا جائزہ لیا۔ وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کے مطابق راجستھان، گجرات اور مدھیہ پردیش کے کچھ حصوں میں شدید گرمی کی لہر جاری رہنے کا امکان ہے۔ مانسون کے بارے میں بتایا گیا کہ اس سال ملک کے بیشتر حصوں میں مانسون کے معمول سے زیادہ یا جزیرہ نما ہندوستان کے کچھ حصوں میں معمول سے کم رہنے کا امکان ہے۔ مودی نے ہدایت دی ہیکہ گرمی کے موسم میں آتشزدگی کے واقعات کو روکنے اور ان سے نمٹنے کیلئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ ہاسپٹلس اور دیگر عوامی مقامات پر فائر فائٹنگ کی سہولیات اور برقی حفاظت کی جانچ باقاعدگی سے کی جانی چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جنگلات میں 'فائر لائن' کی بحالی اور بایوماس کے صحیح استعمال کیلئے باقاعدہ مشقوں کی منصوبہ بندی کی جانی چاہیے۔ وزیر اعظم کو جنگل میں لگنے والی آگ کا بروقت پتہ لگانے اور ان کے انتظام میں مدد کرنے کے لیے 'وان اگنی' پورٹل کی افادیت کے بارے میں بھی آگاہ کیا گیا۔ میٹنگ میں وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری، کابینہ سکریٹری، ہوم سکریٹری، این ڈی آر ایف کے ڈائریکٹر جنرل اور این ڈی ایم اے کے ممبر سکریٹری کے علاوہ وزیر اعظم کے دفتر اور لائن وزارتوں کے دیگر سینئر حکام نے شرکت کی۔

روینہ ٹنڈن معاملہ: 48 سکنڈ کا ویڈیو جاری کر کے
مسلم خواتین کو ذمہ دار قرار دینے کی کوشش

نئی دہلی: 2/ جون۔ (ایجنسیز) بالی ووڈ اداکارہ روینہ ٹنڈن کے مبینہ روڈ اٹیک معاملہ میں ایک نئی پیشرفت سامنے آئی ہے۔ ایک سینئر پولیس افسر نے وضاحت کی ہے کہ اداکارہ کی گاڑی نے خواتین کو ٹکر نہیں ماری۔ روینہ گاڑی سے نیچے اتری تو برقع پوش خواتین اور ان کے درمیان جھگڑا شروع ہو گیا۔ اس پورے واقعہ کی ایک ویڈیو بھی منظر عام پر آئی ہے جس میں دیکھا جا سکتا ہے کہ اداکارہ کی گاڑی نے کسی کو دھکا تک نہیں دیا۔ یہ سی سی ٹی وی فوٹیج سامنے آتے ہی مداحوں نے بھی اپنا ردعمل دینا شروع کر دیا ہے۔ تاہم 48 سکنڈ کے ویڈیو سے پہلے کیا ہوا اور اس کے بعد کیا، اس بارے میں کوئی بات نہیں بتائی گئی ہے۔ اس پورے واقعہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے زون 9 کے ڈی سی پی راج تلک روشن نے کہا کہ روینہ گھر آ رہی تھی، ان کے ڈرائیور گاڑی ریورس لے رہے تھے۔ وہاں سے گزرنے والی خاتون نے اُن کے ڈرائیور پر غصہ کیا اور اسے گاڑی احتیاط سے چلانے کو کہا۔ انہوں نے مزید بتایا کہ روینہ گاڑی سے باہر نکلی اور جھگڑا شروع ہو گیا۔ ہمیں کسی فریق کی طرف سے کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی جس کی وجہ سے کوئی کیس سامنے نہیں آیا اور اس جھگڑے میں کسی کو کوئی چوٹ نہیں آئی۔ روینہ ٹنڈن نے دعویٰ کیا کہ ہجوم نے ان پر حملہ کیا۔ ان کے قریبی ذرائع نے بتایا کہ روینہ کی گاڑی عمارت میں داخل ہونے کے بعد بھیڑ نے ڈرائیور سے مطالبہ کرنا شروع کر دیا کہ وہ باہر آ کر ان سے بات کرے۔ جب حالات خراب ہوئے تو روینہ نے مداخلت کرنے کی کوشش کی۔

डॉ.झाकीर हुसेन एज्युकेशन सोसायटी नांदेड संचलीत,
राहुल गांधी डि. एड. कॉलेज راہول گاندھی اُردو ڈی۔ایڈ کالج
Rahul Gandhi Urdu D.Ed College
حسب احکام ممبئی ہائی کورٹ بنچ اورنگ آباد
داخلے جاری ہے۔ خواہشمند طلبہ رابطہ قائم کریں۔
D.Ed. प्रवेश देणे सुरु आहे
HSC/12 Arts, Com,Sci, Passed With 50% Marks (Open Category) & 45% Marks (Reserved Category)
पत्ता: गाडेगाव रोड, ब्रम्हपुरी, नांदेड. پتہ: گاڑے گاؤں روڈ، برہمپوری، ناندیڑ۔
Address: Gadegaon Road, Brahampuri, Nanded.
9175123566 / 9028152613
President
جناب ایڈوکیٹ ایم۔زیڈ صدیقی صاحب

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
03.June. 2024

امیرِ شہر کا نشہ اُترنے والا ہے

دو دن بعد عوام کا فیصلہ...... دِلوں کی دھڑکن تیز ◄◄ ملک کے مستقبل کا فیصلہ...... مودی پھر پہاڑوں میں

رشیدالدین

ہندوستان نے اپنا فیصلہ ووٹنگ مشینوں میں محفوظ کردیا ہے۔ دو دن بعد ملک کے مستقبل سے متعلق رائے دہندوں کی پسند اور ناپسند آشکار ہوجائے گی۔ لوک سبھا کے تمام 7 مراحل کی تکمیل نے امیدواروں کے دل کی دھڑکن کو تیز کردیا ہے جبکہ سیاسی پارٹیاں کامیابی اور ناکامی دونوں صورتوں میں حکمت عملی کی تیاری میں مصروف ہیں۔ الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے بارے میں عوام کے شبہات کی بنیاد پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ عوام کا حقیقی فیصلہ غیر محفوظ ای وی ایم مشینوں میں بند ہے۔ دو دن بعد ای وی ایم مشینوں کی غیر جانبداری اور دیانتداری کا پتہ چلے گا۔ مشینوں کے محفوظ ہونے کے بارے میں الیکشن کمیشن لاکھ دعوے کرلے لیکن بی جے پی کو ابھی بھی رائے دہندوں سے زیادہ مشینوں پر بھروسہ ہے۔ ظاہر ہے کہ جب الیکشن کمیشن ہاتھ میں ہو تو ناکام کو بھی کامیابی کا سرٹیفکٹ جاری کرنا دشوار نہیں ہے۔ 2019ء کے تلخ تجربہ کی روشنی میں عوام کا الیکشن کمیشن پر اعتماد باقی نہیں رہا۔ الیکشن نوٹیفکیشن سے قبل اپنے ہمنواؤں کے تقرر کے ذریعہ کمیشن کی تشکیل سے اندازہ ہوچکا تھا کہ بی جے پی کیا چاہتی ہے۔ انتخابی مہم کے دوران کمیشن کی غیر جانبداری کے دعوے بھی کھوکھلے ثابت ہوئے۔ ابتدائی 5 مراحل میں ایک کروڑ سے زائد ووٹ کا خاموشی سے اضافہ کردیا گیا، ایسے میں رائے شماری کے بارے میں شبہات پیدا ہونا فطری ہے۔ حقیقی رائے دہی سے ایک کروڑ زائد ووٹ کس طرح شامل ہوگئے، ایک معمہ ہے۔ ظاہر ہے کہ اِن تمام دھاندلیوں کی اصل وجہ شکست کا خوف ہے۔ بی جے پی کو ابتدائی مرحلوں کے رجحانات سے خوف ہونے لگا تھا لہٰذا شکست کے امکانات والے لوک سبھا حلقوں میں فی حلقہ 28 ہزار ووٹ کا اضافہ کیا گیا۔ جیت کے لئے الیکشن کمیشن کی مدد حاصل کی جائے اور بوگس ووٹ شامل نہ کئے جائیں ایسا ہو نہیں سکتا۔ مبصرین کا ماننا ہے کہ ووٹ کے غیر قانونی اضافہ کے باوجود عوامی فیصلے پر کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ دو دن بعد یہ طے ہوجائے گا کہ دہلی کے تخت پر تاج پوشی کس کی ہوگی؟ نریندر مودی کو تیسری مرتبہ تخت شاہی پر براجمان ہونے کا موقع ملے گا یا پھر کسی نئے چہرے کو وزارت عظمیٰ پر فائز کیا جائے گا۔ عوامی رجحانات کی بنیاد پر مودی زیر قیادت این ڈی اے الائنس اور کانگریس زیر قیادت انڈیا الائنس دونوں کامیابی کے بارے میں پُرامید ہیں۔ غیر جانبدار تجزیہ نگاروں نے بی جے پی کی نشستوں میں قابل لحاظ کمی کی پیش قیاسی کی ہے لیکن کیا یہ کمی این ڈی اے کو اقتدار سے روک پائے گی؟ کیا انڈیا الائنس مخالف مودی لہر میں 10 سال بعد اقتدار کے قریب پہونچ جائے گا۔ اِن تمام سوالات کا جواب 4 جون کو مل جائے گا۔ ملک کے عوام نے 10 سالہ آمریت کے خاتمہ کا فیصلہ کیا یا پھر فرقہ وارانہ انتخابی مہم کا شکار ہوگئے۔ یوں تو لوک سبھا کے تا حال 17 الیکشن ہوئے لیکن کوئی بھی الیکشن ملک کے مستقبل سے مربوط نہیں تھا۔ گزشتہ 10 برسوں میں مودی حکومت نے دستور، قانون اور جمہوریت کی جڑوں کو کھوکھلا کردیا۔ عدلیہ کا وقار باقی نہیں رہا اور فیصلوں پر حکومت کی چھاپ دکھائی دے رہی ہے۔ مقننہ کے اداروں، پارلیمنٹ اور اسمبلی کو من مانی قوانین وضع کرنے کے لئے استعمال کیا گیا۔ دستور اور قانون کی بالادستی کے بجائے مودی کا فرمان دستور اور قانون کی شکل اختیار کرگیا۔ من مانی کی ایک طویل داستان ہے جس میں نفرت کے سوداگروں کے مسلمانوں پر مظالم کو تاریخ کبھی بھلا نہیں پائے گی۔ اب کی بار 400 پار نعرے کا مقصد محض نشستوں کا حصول نہیں ہے بلکہ سیکولر ہندوستان کو ہندو راشٹرا میں تبدیل کرنے کا اسکیچ تیار ہورہا ہے۔ آر ایس ایس کے قیام کے 100 سال 2025ء میں مکمل ہورہے ہیں، ہندوتوا طاقتیں ملک کو ہندو راشٹرا میں تبدیل ہوتا دیکھنا چاہتی ہیں۔ بی جے پی کے سرکردہ قائدین کھلے عام دستور کو ختم کرنے کا اعلان کرچکے ہیں۔ سیکولرازم اور جمہوریت کے الفاظ دستور سے حذف کرنے کا مطالبہ پرانا ہوچکا ہے۔ لوک سبھا چناؤ ملک کے مستقبل کو طے کرنے والا ہے کیوں کہ بی جے پی کے تیسری مرتبہ اقتدار کی صورت میں دستور، جمہوریت اور تحفظات کا خاتمہ ہوجائے گا۔ لوک سبھا چناؤ کے نتائج اپوزیشن اتحاد کا بھی امتحان رہیں گے۔ انڈیا الائنس کے حلیفوں نے کس حد تک ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے اتحاد کے تقاضوں کی تکمیل کی ہے۔ اپوزیشن پر عوام نے بھروسہ کیا یا نہیں؟ اِس کا اظہار بھی نتائج سے ہوجائے گا۔ رائے دہندوں کے شعور کا بھی امتحان ہے کہ انھوں نے 10 سالہ آمریت کو مزید 5 سال توسیع دی ہے یا پھر خاموش مہم کے ذریعہ فرقہ پرستی اور نفرت کے سوداگروں کی گھر واپسی کا انتظام کیا ہے۔ رائے دہی کے رجحانات پر گودی میڈیا اور چاٹو کار اینکرس نمک حلالی کرتے ہوئے 400 پار کا نعرہ لگاتے رہے لیکن غیر جانبدار تجزیہ نگاروں نے "400 ہار" کے نعرے سے جواب دیا۔ جمہوریت میں عوام بادشاہ گر ہوتے ہیں لہٰذا ہر کسی کو فیصلہ تسلیم کرنا پڑے گا۔

وزیر اعظم نریندر مودی آخری مرحلہ کی انتخابی مہم کے فوری بعد کنیا کماری کے پہاڑوں میں چلے گئے جہاں اُنھوں نے 48 گھنٹے تک "گیان دھیان" کے ذریعہ بی جے پی کی انتخابی مہم چلائی ہے۔ نریندر مودی 2019ء میں بھی رائے شماری سے عین قبل ہمالیہ کی گھپا میں جا بیٹھے تھے اور وہاں سے اُنھوں نے بی جے پی کی کامیابی کا اعلان کیا تھا۔ نریندر مودی کا ہر الیکشن میں پہاڑوں کا رُخ کرنا عوام کے لئے حیرت کا باعث ہے لیکن اِس مرتبہ نریندر مودی نے یہ کہتے ہوئے اپنی روحانی طاقت کا اظہار کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ بھگوان کے دنیا میں "اوتار" ہیں۔ ظاہر ہے کہ دنیاوی سرگرمیوں کے بعد بھگوان سے گفتگو کرنے کے لئے پہاڑیوں کا رُخ کرنا ضروری ہے، اچھا ہوا کہ بھگوان نریندر مودی کی کارکردگی سے بہت زیادہ خوش نہیں تھے ورنہ اُنھیں شاید اپنے ساتھ روک لیتے۔ عوام کے لئے مذہبی رنگ میں پیش ہونے کی کوشش مودی کا نیا ڈرامہ ہے۔ حقیقی معنوں میں گیان دھیان کے لئے گھپا میں ایرکنڈیشنڈ، فیان اور ٹی وی کیمروں کی ضرورت نہیں ہوتی، تمام انتظامات کے ساتھ نریندر مودی نے 48 گھنٹے تک خود کو گودی میڈیا کے چیانلس پر پیش کیا جو دوسرے معنوں میں بی جے پی کی انتخابی مہم ہے۔ اگر مودی کو جانا ہی تھا تو وہ کیمروں کے بغیر جاتے۔ مبصرین نے مودی کے پہاڑوں کے سفر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ کاش پہاڑوں میں کسی کی تلاش کے بجائے مودی اپنی شریک حیات جسودا بین کے پاس چلے جاتے اور اپنے گناہوں کا پرایشچت کرتے۔ نریندر مودی نے اپنی شریک حیات کے ساتھ جو ناانصافی کی ہے وہ گزشتہ 10 برسوں میں عوام کی خدمت سے زیادہ سنگین معاملہ ہے۔ ظاہر ہے جو شخص اپنی بیوی بچوں کا نہیں ہوسکا وہ عوام سے کیا خاک انصاف کرے گا۔ جس خاتون کے ساتھ 7 جنم تک رہنے کی قسم کھانے اور اگنی کے پھیرے لینے کے باوجود نریندر مودی کو وزارت عظمیٰ پر اپنی گھر والی کا خیال نہیں آیا، وہ آج سارے ملک کو اپنا خاندان بتارہے ہیں۔ خاندان تو شریک حیات سے آگے بڑھتا ہے جو پتہ نہیں کہاں در بدر کی ٹھوکریں کھارہی ہے۔ نریندر مودی نے پہاڑیوں کا رُخ اپنے نو سال کے کرتوتوں پر اظہار ندامت کے لئے کیا ہوگا، مودی کے پہاڑی دورے پر سوشل میڈیا میں طرح طرح کے تبصرے کئے جارہے ہیں۔ بعض مبصرین کا کہنا ہے کہ شکست کے خوف سے بھگوان کو منانے کے لئے مودی گیان دھیان میں مصروف ہوگئے۔ بعض نے کہا کہ عمر کے اِس حصے میں ہنگامی انتخابی مہم سے نریندر مودی کافی تھک گئے ہوں گے لہٰذا اپنی تھکن دور کرنے آرام کے بہانے کنیا کماری کی گھپا پہونچ گئے۔ انتخابی مہم میں کئی مواقع ایسے آئے جب نریندر مودی کی تقاریر سے ظاہر ہورہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر مکمل فٹ نہیں ہیں۔ من مانی اور اوٹ پٹانگ باتوں کے سبب نریندر مودی عوام میں مذاق کا موضوع بن گئے۔ نریندر مودی جنھوں نے 10 سال میں ایک بھی پریس کانفرنس نہیں کی لیکن لوک سبھا کی انتخابی مہم کے دوران 80 سے زائد انٹرویوز مختلف ٹی وی چیانلس کو دیئے۔ تمام ٹی وی چیانلس دن رات مودی کے گن گانے کرنے والے ہیں اور پہلے سے طے شدہ سوالات اور جوابات کا شو کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ نریندر مودی صحافیوں کے سوالات کا برجستہ جواب دے سکتے ہیں۔ انٹرویو کے دوران بعض خاتون اینکرس سے ایسے بیہودہ سوالات بھی کرائے گئے جو ایک باحیا خاتون کے لئے زیب نہیں دیتے۔ الغرض نریندر مودی نے تشہیر کا کوئی موقع نہیں گنوایا اور آخر میں پہاڑ کی گھپا میں پہونچ کر بھی اپنی شہرت کا سامان کیا۔ رائے دہی کے آخری مرحلہ کے بعد اگزٹ پول کے نتائج بھی کسی ایک محاذ کے حق میں نہیں ہیں۔ جو چیانل جس پارٹی کا ہمدرد ہے اُس نے اُسی پارٹی کو زائد نشستیں حاصل ہونے کی پیش قیاسی کی ہے۔ اگزٹ پول دراصل اگزٹ اگزائکٹ پول نہیں ہوتے لہٰذا اُن پر مکمل اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ سابق میں کئی ٹی وی چیانلس کے اگزٹ پول غلط ثابت ہوچکے ہیں۔ انتخابی نتائج کے بعد ملک میں نئی سیاسی صف بندیوں کے امکانات ہیں۔ این ڈی اے اور انڈیا الائنس میں جس کسی اتحاد کو بھی اکثریت حاصل ہوگی، تشکیل حکومت میں سیاسی توڑ جوڑ کے امکانات روشن ہیں۔ نامور شاعر ندیم شاد نے کچھ یوں تبصرہ کیا ہے ؎

امیرِ شہر کا نشہ اُترنے والا ہے
ہمارے جسم کا اک زخم بھرنے والا ہے

عصری تعلیمی سال کا آغاز

تحریر۔ محمد توحید رضا علیمی بنگلور

عصری تعلیم گاہوں میں سالانہ تعطیل کے ایام قریب الختم ہیں اب 2025,2024 کے لئے عصری تعلیم گاہوں میں داخلہ شروع ہونے والے ہیں اور کئی اسکولوں میں مئی 2024 سے داخلہ شروع ہوچکے ہیں تعلیم کا حاصل کرنا ہر انسان کے لئے بیحد ضروری ہے ہمارے ملکِ عزیز ملکِ ہندوستان کے روشن مستقبل کیلئے بھی عصری علوم کا حاصل کرنا ضروری ہے اعلیٰ تعلیم اور عمدہ اخلاق وبڑوں کی دعاؤں سے بڑی بڑی کامیابیاں قدم چومتی ہیں یوں ہی ملک کا نام روشن ہوتا ہے، قومیں فخر کرتی ہیں، خاندانوں کا سر فخر سے بلند ہوتا ہے، شہر میں آپ کی کامیابی کے چرچہ ہوتے ہیں کامیاب شخصیات سے دوسرے استفادہ کرتے ہیں تو پتہ چلا کہ کامیابی و کامرانی وترقی کی بنیاد اعلیٰ تعلیم ہے، مسلمان کے لیے تو حصول علم دین وحصول عصری تعلیم ایک فریضہ ہے۔ اللہ پاک نے سورہ علق میں اپنے حبیبِ مکرم ﷺ کو اقراء کہ کر اللہ کے نام سے پڑھنے کا حکم دیا اور کہا پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا (ترجمہ کنزالایمان)۔ سورہ رحمن کی ابتدائی آیتوں میں اللہ پاک نے کہا کہ۔ رحمن نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد ﷺ کو پیدا کیا ماکان و مایکون کا بیان انہیں سکھایا (ترجمہ کنزالایمان)۔ سورہ بقرہ آیت ۳۱ میں فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے (ترجمہ کنزالایمان)، اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے مسئلہ۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جملہ لغات اور کل زبانیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں (تفسیر خزائن العرفان) علم دین کے متعلق مصطفی جان رحمت ﷺ نے فرمایا کہ۔ طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمۃ (ابن ماجہ) لہٰذا، نئے تعلیمی سال 2025۔2024 کا آغاز پورے شعور کے ساتھ کریں۔ تعلیم کو محض رواج یا صرف برائے ذریعہ معاش کے بجائے تعلیم کو برائے فلاح دنیا و آخرت سمجھیں۔ ہم ہر چیز میں پلاننگ کرتے ہیں اب اسکول کھل نے والی ہے تعلیم کا آغاز ہونے والا ہے لہٰذا، قبل از وقت پلاننگ کرلیں! کہ امسال ہم پہلی پوزیشن سے کامیاب کیسے ہوسکتے ہیں

بہتر اسکول وایمان دار ٹیچرس کا انتخاب

بہترین اسکول ایک نامور اسکول اسی وقت کھلاتی ہے جس میں پڑھانے والے محنتی ٹیچرس ہوں جو اپنی اپنی ذمہ داریوں کو بغیر کسی کے دباؤ کے بخوبی انجام دیتے ہوں اچھے باصلاحیت ایمان دار ٹیچرس کی محنتوں ہی سے اسکول کا نام روشن ہوتا ہے بچوں کا مستقبل سنورتا ہے بچوں کے لیے ایسے اسکول کا انتخاب کریں جہاں خوشگوار اور حوصلہ بخش ماحول موجود ہو بچوں کی ہمہ گیر تربیت کا بہترین نظم ہو عمدہ واعلیٰ اخلاق کے مالک اساتذہ ہوں مشفق ومہربان اساتذہ کرام کی محنتیں شاملِ حال ہوں اور پوری دیانت داری کے ساتھ بچوں کے مستقبل کو سجانے سنوارنے کی کوشش میں ہوں سب کے ساتھ عدل وانصاف قائم کرسکیں وسب بچوں پر ایک نظر سے دیکھنے والے ہوں صرف نصابی کتب کو پڑھانا تعلیم نہیں کہلاتا۔ تعلیم یعنی تدریس (بعض مضامین کا درس دینا یا سکھانا)، تادیب (ادب واخلاق سے آراستہ کرنا)، تدریب (فنون آرٹ ودیگر skills کو پہچان کر مہارت پیدا کروانا) اور تربیت (شخصیت کے مختلف اوصاف اور صلاحیتوں کو پہچان کر اس کو پروان چڑھانا) ہے۔ تعلیم کے ان سارے تقاضوں کو مدنظر رکھ کر جہاں پڑھایا جائے، وہ اسکول بچوں کے لیے بہتر ہے۔

بچوں میں دلچسپی پیدا کرنا

کسی بھی موقع یا تقریب کی قبل از وقت تیاری کا ماحول اس میں دلچسپی کا سبب بنتا ہے۔ اسکول سے قبل بھی تیاری کا خوب ماحول بنایا جائے۔ تعطیلات کے بعد اسکول بوجھ نہ بننے دیں، بلکہ ذہن سازی کریں کہ اسکول جانا، پڑھنا سیکھنا ایک دلچسپ سرگرمی ہے۔ نئی کتابیں، نئی کاپیاں، بیگ وغیرہ کی خریداری میں بچوں کو ساتھ لے جائیں۔ کتابوں کے کچھ دلچسپ اسباق مختصراً پڑھ کر یا پڑھوا کر اس کا ایسا تعارف دیں کہ بچوں میں تجسس اور اس کو پڑھنے سمجھنے کا شوق پیدا ہو۔

بچوں میں اسکول کا خوف دور کرنا

پچھلے دنوں میں کسی سبجیکٹ میں کم مارکز، اس کی وجہ سے ٹیچرس کا یا والدین کا سخت رویہ بھی اسکول سے نفرت کا سبب بنتا ہے اسکول کھلنے سے قبل اس سبجیکٹ کی کمزوری دور کرنے کا انتظام کریں۔ اس سبجکٹ میں کمزوری کی وجہ تلاش کریں، اس کو دور کرنے کا نظم کریں۔ سابقہ دنوں میں ناخوشگوار تجربات بچوں میں اسکول کا خوف پیدا کرتے ہیں۔ ٹیچرس اور انتظامیہ سے مل کر اس کا حل نکالیں تا کہ دوبارہ ان واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ بچوں کو اسکول کے مثبت پہلو اور دلچسپ واقعات یاد دلائیں۔

بچوں کی صلاحیتیں

اسکول کی سالانہ تعطیلات میں بچے ماں باپ کے قریب ہی رہتے ہیں تو ماں باپ بچوں کی صلاحیتوں کو بہتر سمجھ سکتے ہیں انہیں ان کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے بہتر صلاحیت پیدا کرنے کا موقع فراہم کریں مستقبل میں انہیں اِن صلاحیتوں سے فائدہ حاصل ہوگا

ٹیچرز کی عزت

ٹیچرز کا مذاق اڑانے اور بے ادبی کرنے اِن کا دل دُکھانے سے گریز کریں۔ اسکول کھلنے سے قبل ہی سے استاد کی تکریم اور ان کی عزت دلوں میں بٹھانے کا اہتمام کریں۔ بچوں کے سامنے ٹیچرز کی کمیاں اور عیوب گنوانے سے پرہیز کریں۔ بچوں میں ٹیچرز کی عزت اور ان کا احترام کرنے کا مزاج پیدا کریں۔ بچوں کو صفائی ستھرائی کا خیال رکھنے کی ترغیب دیں۔ بڑے بچوں کو اپنی کتابیں، بیگ، یونیفارم سب ترتیب سے رکھنے اور سلیقہ سے استعمال کرنے کے طریقے سکھلائیں۔ کلاس روم کے آداب (کھانسنے، چھینکنے، تھوکنے کے آداب) بتائیں۔ کلاس میں اچھے بچوں کو تلاش کرکے ان کو دوست بنائیں اس لئے کہ اچھی دوستی بچوں کے کردار پر اچھے اثرات مرتب کرتی ہے، فارسی کا ایک شعر بہت مشہور ہے کہ اچھوں کی صحبت اچھی بناتی ہے اور بروں کی صحبت بُری بناتی ہے اور بچوں کے اخلاق و کردار کو سنوارنے کی کوشش کریں ان شاء اللہ ہمارے بچے نہ صرف ایک اچھے طالب علم بلکہ ایک باکردار مسلمان اور انسانیت کے لیے نفع بخش وجود ثابت ہوں گے

بچوں کو علمائے کرام کے قریب کریں

بچے اسکول میں پڑھتے لکھتے ہیں لیکن اکثر عصری علم گاہوں میں انگریزی کلچر موجود رہنے کے سبب اس کی طرف مائل ہوجاتے ہیں فیشن کے نام پر عیاشی میں لگ جاتے ہیں بڑے چھوٹوں کے آداب ماں باپ کے آداب میں کمی محسوس کی جاتی ہے نافرمانی میں اضافہ محسوس کیا جاتا ہے تو بچوں کے دلوں کو یاد خدا وخوفِ خدا میں لگانے آخری نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی محبت کا جام پلانے اسلامی آداب واخلاق سکھانے نماز وروزہ حج وزکوٰۃ کے مسائل سکھانے قرآن فہمی حدیث فہمی کے لیے اور حلال وحرام کی تعلیم کے لیے علمائے کرام کے پاس بھیجیں اس دور پُرفتن میں علمائے ذوی الاحترام کی بارگاہوں میں زانوئے تلمذتہ کرنے سے اپنے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے اس لئے اپنے اپنے بچوں کو عصری علوم کے ساتھ دینی علوم کے حصول کے لئے علمائے کرام کی بارگاہوں میں بھیجیں ہمارا آنکھوں دیکھا مشاہدہ ہے کہ جو اسکول کے ساتھ مدرسہ میں بھی وقت لگاتے ہیں وہ مدرسہ سے ہی حافظ قرآن بن کر نکل رہے ہیں اللہ پاک تمام علمائے کرام کی کاوشوں کو قبول فرمائے آمین

یہ شاخ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ وبر پیدا

عثمان شہید ایڈوکیٹ

اسلام اپنے پیروکاروں سے یہی کہتا ہے کہ ہم اپنے وابستگان پر اتنا ہی بوجھ ڈالتے ہیں جتنا وہ برداشت کرسکیں، صبر برداشت، توکل وہ پتھر ہیں جن کا بوجھ ہم کو برداشت کرنا ہے، خواہ ہماری کمر اس بوجھ سے ٹوٹ نہ جائے۔ ہر وہ شخص جو وابستگان اسلام ہے وہ یہ پتھر ضرور اٹھائے گا اور یہ بوجھ قیامت تک برداشت کرے گا خواہ اس کی کمر ہی کیوں نہ ٹوٹ جائے۔ ہمارے بزرگوں نے یہ بوجھ اٹھایا اور تاریخ میں گم ہوگئے اور ان کے نام سنہرے الفاظ میں تاریخ میں ہمیشہ کے لئے روشن ہوگئے۔ اسلام کے ابتدائی دور کے دو سپاہیوں کی کہانی آپ کو سناتا ہوں جو حقیقت ہے۔ جنہوں نے صبر، برداشت اور توکل کے تین پتھر اٹھائے اور ایسا اُٹھائے کہ صبح قیامت تک اُن کے نام بار بار پڑھے جاتے رہیں گے۔ یہ دونوں میاں بیوی تھے جن کے پاس کل اثاثہ صرف ایک چادر تھی۔ اسلام لانے کے بعد بھی یہی اثاثہ باقی رہا۔ جب شوہر نماز کے لئے مسجد جاتے تو چادر اوڑھ کر جاتے جبکہ بیوی گڑھا کھود کر اپنے آپ کو چھپا لیتی۔ شوہر واپس آتے تو چادر واپس کردیتے۔ بیوی چادر پہن کر نماز پڑھتی جب تک شوہر گھر میں بیٹھے رہتے۔ بتاؤ کیا تم پر ایسی بپتا پڑی ہے۔ کیا تم نے ایسا صبر کا مظاہرہ کیا۔ صبر تو حضرت ایوب علیہ السلام نے ایسا کیا۔ دنیا کو بتادیا کہ صبر ایسا ہوتا ہے۔ وہ اپنے دور کے ارب پتی تھے ان کے ذاتی کھیت تھے، بزنس تھا، کروڑوں کی آمدنی تھی جبکہ اچانک ایسی بیماری لگی کہ سب کچھ ختم ہوگیا۔ ایک بیوی کے سوا تمام بیویوں نے رخصت لے لی۔ ایک عرصہ بعد انہوں نے اللہ سے دعا کی کہ اے اللہ یہ بیماری سے چھٹکارہ ملے، یہ دعا قبول ہوئی۔ بیماری ختم ہوگئی اور صبر ایوبؑ تاریخ میں مثال بن گیا۔ ان دونوں میاں بیوی نے بھی برداشت کا ایسا مظاہرہ کیا کہ مثال بن گئے، شکوہ نہیں کیا۔ اسلام سے ترک تعلق نہیں کیا، برداشت کیا، اسی مفلسی کے عالم میں دنیا سے رخصت ہوگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلافت کے دور میں گورنر کو منتخب کرنے کی بات آئی آپ نے (ریاست حمس) (ریاست شام) کے گورنر کے لئے حضرت سعید بن عامرؓ کو گورنر نامزد کیا۔ حضرت سعیدؓ نے انکار کردیا۔ جس پر آپ نے فرمایا جب مجھے آپ لوگوں کی ضرورت ہے تو آپ انکار کررہے ہیں جس پر وہ عرصہ بعد راضی ہوئے۔ پھر حضرت عمرؓ نے کچھ عرصہ بعد جب دولت آگئی تب ریاست حمس سے ایسے لوگوں کے نام منگوائے جو انتہائی غریب، مفلوک الحال تھے۔ جس پر ریاست حمس کے لوگوں نے فہرست پیش کی۔ فہرست پڑھ کر حضرت عمرؓ چیخ پڑے اور انہوں نے کہا لوگو یہ کیا کیا کس کا نام سرفہرست لکھ دیا لوگوں نے کہا ہاں امیر المومنین ہماری ریاست کا گورنر انتہائی غریب ہے۔ اس کے گھر میں دو دو دن فاقہ ہوتا ہے، چولہا نہیں جلتا۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ نے بھی صبر کا پتھر سینہ پر رکھ لیا تھا، جب ان کی بیوی کے انتقال کی خبر ملی آپ جیل میں تھے۔ لاش دیکھی آہ و بکا نہیں کیا۔ سینہ کوبی نہیں کی، ماتم نہیں کیا۔ چادر کو ہٹایا، چہرہ دیکھا اور الحمدللہ کہا، جیل سے ایک دن کی رخصت نہیں لی۔ بیوی کے جنازہ میں شرکت نہیں کی۔ صبر کی مثال تو حضرت امام حسینؓ نے قائم کی۔ وہ پیغمبر اسلام کے نواسہ تھے۔ جن کا کلمہ پڑھے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا تھا۔ ان ہی لوگوں نے امام حسینؓ پر ظلم کیا۔ پانچ ہزار کی تعداد میں صرف 73 امام حسینؓ کے ساتھیوں پر حملہ کیا۔ اس لشکر میں حضرت علی اکبر بھی اپنے والد کے ساتھ موجود تھے اور سر کٹانے میں آگے آگے تھے۔ آخر شہادت کا مرحلہ آ پہنچا۔ 18 سال کی عمر میں آپ کا لاشا گرم تپتی ہوئی ریت پر اپنے والد کے ہاتھوں میں آگیا۔ کیا تمہارا او پر ایسا کوئی واقعہ گزرا بچہ پانی کے لئے زخمی ہونے کے بعد العطش العطش چیخنے لگا۔ امام حسینؓ کیا کرسکتے تھے جبکہ دشمن پانی لینے نہیں دے رہے تھے۔ آپ نے اپنے نوجوان بچے کو ویسے ہی دفن کردیا۔ پھر علی اصغر کو دشمنوں کے سامنے پیش کردیا اور کہا کہ دشمنی ہے بچے سے نہیں کم از کم اس بچے کو پانی پینے دو۔ لیکن دشمن کے لشکر نے ایک تیر مارا جو سنسناتا ہوا ننھے علی اصغر کے حلق میں پیوست ہوگیا اور بچہ شہید ہوگیا۔ کونسا مذہب ہے جو ایسی مثالیں صبر اور برداشت کی پیش کی۔ خود حضرت امام حسینؓ کی گردن پر بھی خنجر چلا لوگوں نے یہ نہیں دیکھا یہ نواسہ رسولؐ ہے۔ میری بھی آپ سے یہی گزارش ہے کہ صبر کا دامن چھوٹنے نہ پائے۔ نماز اور صبر کو کسی قیمت پر ترک نہ کریں۔ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اسلام آباد: پاکستان کے وفاقی دارالحکومت کا نام کس نے اور کیسے تجویز کیا؟

عقیل عباس جعفری

ایوب آباد، ایوب پور، ایوب نگر، الحمرا، اقبال پوٹھوہار، پارس، پاک ٹاؤن، پاک مرکز، پاک نگر، جناح، جناح آباد، جناح برگ، جناح پور، جنت نشان، خانہ آباد، دارالامن، دارالسلام، دارالاسلام، دارالجمہور، دارالفلاح، حسین آباد، ریاض، عادل نگر، فردوس، گلزار، گلستان، مسرت آباد، ملت آباد، منصورہ، ڈیرہ ایوب، عسکریہ، قائد اعظم آباد، قائد آباد، کہکشاں، مدینہ پاکستان، استقلال، الجناح، پاک زار، دارالایوب اور نیا کراچی۔ یہ وہ سب نام ہیں جو وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے لیے پاکستانی شہریوں کی جانب سے تجویز کیے گئے تھے۔ مگر پاکستان کے دارالحکومت کے لیے 'اسلام آباد' کا نام کیسے فائنل ہوا اور یہ کس نے تجویز کیا تھا، یہ کہانی کافی دلچسپ ہے۔ ایوب خان کی فوجی حکومت نے اپنے قیام کے تین ماہ کے اندر ہی 21 جنوری 1959 کو ایک کمیشن کا تقرر کیا جس کے سربراہ چیف آف جنرل سٹاف میجر جنرل آغا محمد یحییٰ خان تھے۔ اس کمیشن کو یہ ذمہ داری تفویض کی گئی کہ وہ جائزہ لے کہ جغرافیائی محل وقوع، مواصلات، دفاع، آب و ہوا اور مناسب زرخیز علاقوں سے قربت کے پس منظر میں کراچی (ملک کا پہلا دارالحکومت) پاکستان کے دارالحکومت کے لیے مناسب اور موزوں ہے کہ نہیں۔ اس کمیشن کو یہ ذمہ داری بھی سونپی گئی کہ اگر وہ کراچی کو دارالحکومت کی حیثیت سے ناموزوں سمجھے تو وہ وفاقی دارالحکومت کے لیے کسی اور موزوں جگہ کی تلاش کرے۔ اس کمیشن نے فوری طور پر اپنے کام کا آغاز کیا اور مشرقی اور مغربی پاکستان کے تمام اہم مقامات کا ہمہ جہتی جائزہ لے کر دو جون 1959 کو اپنی رپورٹ صدر مملکت کی خدمت میں پیش کردی، جس میں بتایا گیا کہ کراچی سمیت پاکستان کے کسی موجودہ شہر کی اس طرز پر منصوبہ بندی نہیں ہوئی ہے کہ اسے دارالحکومت بنایا جا سکے۔ کمیشن نے اپنی اس رپورٹ میں دارالحکومت کی حیثیت سے کراچی کو 'ناموزوں' قرار دیا اور تجویز کیا کہ دارالحکومت کے لیے مناسب ترین مقام راولپنڈی کے قریب پوٹھوہار کی سطح مرتفع کا علاقہ ہے، یہ مقام راولپنڈی کے شمال مشرق میں ایک وادی ہے جس کے شمالی سمت پہاڑیوں کا ایک ہلال نما سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ یہ وادی 'سید پور' کے نزدیک ہے اور اس وادی میں شاہ عبداللطیف (بری امام) کا میلہ بھی لگتا ہے۔ 12 جون 1959 کو صدر مملکت نے اس رپورٹ کا جائزہ لینے کے لیے صوبائی گورنروں، وفاقی کابینہ اور اعلیٰ حکام کا ایک خصوصی اجلاس نتھیا گلی کے پُرفضا مقام پر طلب کیا جس نے کمیشن کی اس تجویز کو اصولاً منظور کرنے کا اعلان کردیا اور چھ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جس نے 15 جولائی 1959 کو اپنی حتمی رپورٹ جاری کردی اور اعلان کیا کہ اس نئے دارالحکومت کا رقبہ ایک سو مربع میل پر محیط ہوگا جس میں 14 مربع میل میں پارلیمنٹ اور مرکزی دفاتر تعمیر کیے جائیں گے۔ ابتدائی منصوبے کے مطابق اس نئے دارالحکومت کی کل آبادی تین لاکھ ہونی تھی اور یہ قومی امنگوں کی آئینہ دار ہونا بھی قرار پایا۔ یہ بھی اعلان کیا گیا کہ یہ نیا دارالحکومت 10 سال میں تعمیر ہوگا اور اس کی تعمیر پر ہر سال 15 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ 15 جولائی 1959 ہی کو اخبارات میں ممتاز کشمیری رہنما چوہدری غلام عباس کا ایک بیان شائع ہوا جس میں انکشاف کیا گیا تھا کہ پاکستان کے دارالحکومت کو منتقل کرنے کے بارے میں حکومت کا اقدام مستحسن ہے اور بانی پاکستان بھی دارالحکومت کو وادی پوٹھوہار میں منتقل کرنا چاہتے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ انھوں نے بانی پاکستان سے منسوب اپنے اس انکشاف کا کوئی دستاویزی حوالہ نہیں دیا۔ اب ملک کے اس مجوزہ دارالحکومت کا نام رکھے جانے کا مرحلہ درپیش ہوا۔ چند دن بعد اس سلسلے میں مجید نظامی کی ادارت میں لاہور سے شائع والے ہفت روزہ جریدے 'قندیل' نے ایک اعلان شائع کیا۔ اس اشتہار میں کہا گیا کہ 'پاکستان کا نیا دارالحکومت راولپنڈی کے قریب تعمیر کیا جائے گا۔ نئی آبادی ہوگی اور لازمی امر ہے کہ اس کا کوئی نام رکھا جائے گا، آپ اس کا کیا نام تجویز کرتے ہیں، ہم آپ کا تجویز کردہ نام شائع کریں گے، اگر قارئین کرام میں سے کسی صاحب کا تجویز کردہ نام حکومت نے منظور کرلیا یا حکومت کی کمیٹی نے بھی وہی نام رکھا جو قارئین کرام میں سے کسی نے تجویز کیا ہو تو ان صاحب کی خدمت میں ادارہ قندیل کی جانب سے ایک ہزار روپیہ بطور انعام پیش کیا جائے گا۔ اگر ایک سے زیادہ قارئین نے ایک ہی نام تجویز کیا تو ہم ان صاحب کا نام شائع کریں گے جنھوں نے سب سے پہلے ہمیں یہ نام بھیجا ہوگا۔' 24 فروری 1960 کو فیلڈ مارشل ایوب خان کی صدارت میں ہونے والے وفاقی کابینہ کے ایک اجلاس میں تمام تجاویز کا جائزہ لیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ وادی پوٹھوہار میں قائم کیے جانے والے پاکستان کے اس مجوزہ وفاقی دارالحکومت کا نام 'اسلام آباد' ہوگا۔ کابینہ کے اس فیصلے کا اعلان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کیا۔ انھوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اسلام آباد کا نام نہ صرف لوگوں کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے اور ان کی خواہشات کے مطابق ہے بلکہ اس سے مجوزہ دارالحکومت کو ایک واضح مقصد اور امتیاز بھی حاصل ہوتا ہے۔ مسٹر بھٹو نے مزید کہا کہ نئے دارالحکومت کی منصوبہ بندی نہ صرف پاکستان کی تعمیراتی انفرادیت ملحوظ رکھا جائے گا بلکہ اس کی تعمیر میں ان قدروں کو خاص خیال رکھا جائے گا جو پاکستان کے عوام کو عزیز ہیں۔ انھوں نے کہا کہ جب نیا دارالحکومت تعمیر ہوجائے گا تو پاکستان کے لوگ اس پر بجا طور پر فخر کر سکیں گے۔ 19 جولائی 1959 کو ہفت روزہ قندیل میں شائع ہونے والی ایک خبر میں بتایا گیا کہ اس اعلان کے جواب میں قارئین نے جو نام تجویز کیے ہیں ان میں وہ نام شامل ہیں جو اس رپورٹ کی ابتدا میں بتائے گئے ہیں۔ انھیں ناموں میں ایک نام 'اسلام آباد' بھی تھا جو سب سے پہلے پنجاب کے شہر عارف والا میں رہنے والے ایک سکول ٹیچر قاضی عبدالرحمان نے تجویز کیا تھا۔ اُدھر ہفت روزہ قندیل نے اپنا اعلان شائع کیا۔ مجید نظامی نے کوشش کی کہ قاضی عبدالرحمن کو ایک ہزار روپے کی انعامی رقم صدر مملکت یا کیپیٹل کمیشن کے سربراہ جنرل یحییٰ خان کے ہاتھوں دلوائی جائے، مگر جب ایسا ممکن نہ ہوسکا تو خود ادارے نے یہ رقم براہ راست قاضی عبدالرحمان کی خدمت میں روانہ کر دی۔ 11 مارچ 1960 کو قاضی عبدالرحمان نے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو ایک خط لکھا جس میں بتایا گیا کہ 24 فروری 1960 کو منظور ہونے والا نام ان کا تجویز کردہ تھا۔ اس کے جواب میں 15 اپریل 1960 کو حکومت پاکستان نے قاضی عبدالرحمان کو ایک خط تحریر کیا جس میں کہا گیا تھا کہ صدر مملکت کے نام ان کا خط موصول ہوا جن کی ہدایت پر ان کا نام پاکستان کے اس مجوزہ دارالحکومت میں ایک پلاٹ پیش کیے جانے کے لیے درج کر لیا گیا ہے۔ اس خط پر فیڈرل کیپیٹل کمیشن کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر عبداللطیف کے دستخط تھے۔ (کیپیٹل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کا قیام یکم جون 1960 کو عمل میں آیا اور اس کے پہلے چیئرمین میجر جنرل یحییٰ خان تھے۔) قاضی عبدالرحمان یکم اکتوبر 1908 کو امرتسر میں پیدا ہوئے تھے۔ انھوں نے اپنی تعلیم کا آغاز گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر سے کیا تھا اور تکمیل اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور سے کی۔ انھوں نے ضلع ساہیوال کے مختلف سکولوں میں طویل مدت تک تدریس کے فرائض انجام دیے اور 1968 میں بحیثیت ہیڈ ماسٹر ریٹائر ہوئے۔ ان کا ایک نعتیہ شعری مجموعہ 'ہوائے طیبہ' کے نام سے شائع ہوا تھا۔ وہ مختلف وقتوں میں اقبال فیروز الدین طغرائی امرتسری، ڈاکٹر ایم ڈی تاثیر اور مولانا ظفر علی خان سے اپنے کلام پر اصلاح لیتے رہے تھے۔ ان کی تحریریں زمیندار، اصلاح، چٹان، سیارہ، قندیل، نوائے وقت، سیارہ ڈائجسٹ اور اردو ڈائجسٹ میں شائع ہوتی رہی تھیں۔ قاضی عبدالرحمان اس خط کے لکھے جانے کے تیس سال بعد تک زندہ رہے۔ ان کی وفات 25 اپریل 1990 کو ہوئی مگر وہ زندگی بھر اسلام آباد کی انتظامیہ کی جانب سے صدر مملکت کے وعدے کے ایفا کے منتظر رہے۔

بی جے پی میں سب کچھ ٹھیک نہیں: مودی۔ شاہ اور گڈکری میں مقابلہ

اندرا شیکھر سنگھ

بی جے پی میں مودی اور امیت شاہ ہی سب کچھ ہیں اور ہر چیز گجرات سے تعلق رکھنے والے ان دو لیڈروں کے اِرد گرد گھومتی ہے۔ مودی جو کہنا چاہتے ہیں اور کرنا چاہتے ہیں وہ ان کے بااعتماد رفیق امیت شاہ کہہ دیتے ہیں اور کردیتے ہیں۔ ان دونوں کے بارے میں پارٹی کے اندر اور باہر یہی کہا جاتا ہے۔ پارٹی میں اور حکومت میں وہی ہوتا ہے جو یہ چاہتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ دونوں پارٹی میں ایسے لیڈروں کو برداشت نہیں کرتے جو ان کیلئے چیلنج بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور جو "مودی ہے تو ممکن ہے" میں یقین نہیں رکھتے۔ بی جے پی میں ایسے قائدین بھی ہیں جو گجرات لابی (مودی۔ شاہ) کی اجارہ داری کو برداشت نہیں کرتے، ایسے قائدین میں مرکزی وزیر شہری ترقیات و حمل ونقل نیتن گڈکری سرِ فہرست ہیں، جن کے بارے میں مشہور ہے کہ مودی۔ شاہ جوڑی ان سے بہت زیادہ خائف رہتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ نیتن گڈکری پارلیمنٹ میں مہاراشٹرا کے ناگپور کی نمائندگی کرتے ہیں اور ناگپور بی جے پی اور ہندوتوا کی دوسری تنظیموں کی سرپرست تنظیم آر ایس ایس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور نیتن گڈکری کو آر ایس ایس کی بھرپور سرپرستی حاصل ہے۔ اگر انہیں آر ایس ایس کی سرپرستی حاصل نہیں ہوتی تو ان کا انجام بھی شیوراج سنگھ چوہان، وجئے راجے سندھیا، رمن سنگھ اور دوسروں کی طرح ہوتا۔ بہرحال ایک ایسے وقت جبکہ 4 جون کو عام انتخابات 2024 کے نتائج کا اعلان ہونے والا ہے بی جے پی میں ناراض عناصر اور ان کی سرگرمیوں کے صفایا کے بارے میں چہ میگوئیاں بڑھتی جارہی ہیں اور اس معاملہ میں یوگی آدتیہ ناتھ، نیتن گڈکری اور دوسرے چند قائدین ایک طرح سے کڑی آزمائش سے گذر چکے ہیں بالفاظ دیگر وہ مودی۔ شاہ جوڑی کا نشانہ بنتے بنتے رہ گئے۔ جہاں تک نیتن گڈکری کا سوال ہے اس بات کی افواہیں بھی گشت کررہی ہیں کہ دو مرتبہ کے رکن پارلیمنٹ گڈکری اس مرتبہ انتخابات ہار رہے ہیں۔ کیا یہ محض گمان ہے؟ یا پھر مودی۔ شاہ اور نیتن گڈکری اور دیگر کے درمیان SHADOW BOXING میچ جاری ہے۔ ایک بات ضرور ہے کہ بی جے پی میں مودی۔ شاہ اور نیتن گڈکری کے درمیان کافی عرصہ سے سرد جنگ جاری ہے چونکہ گڈکری کو آر ایس ایس کی تائید وحمایت حاصل ہے اس لئے مودی۔ شاہ ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکے۔ ایک اور بات یہ کہ گڈکری اور مودی۔ شاہ کے درمیان اختلافات ایک کھلی بات ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اودھو ٹھاکرے کی زیر قیادت شیوسینا کے شعلہ بیان لیڈر سنجے راوت نے حال ہی میں یہ کہتے ہوئے سنسنی پھیلادی کہ نریندر مودی اور امیت شاہ کی جوڑی کے ساتھ ساتھ مہاراشٹرا کے ڈپٹی چیف منسٹر دیویندر فڈنویس نیتن گڈکری کی شکست کیلئے کام کررہے ہیں۔ سنجے راوت نے یہاں تک الزام عائد کیا کہ فڈنویس نے نیتن گڈکری کو شکست سے دوچار کرنے کیلئے کثیر رقم دی ہے۔ سنجے راوت کے اس بیان میں کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہے تبھی تو نیتن گڈکری جنہوں نے 2019 کے عام انتخابات میں بی جے پی کی انتخابی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اس مرتبہ خود اپنے پارلیمانی حلقہ (ناگپور سے وہ تیسری مرتبہ انتخاب لڑ رہے ہیں) میں بی جے پی کے انتخابی مہم سے متعلق پوسٹرس سے غائب رہے۔ مودی۔ شاہ اور گڈکری میں بڑھتی دوریوں کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پارلیمانی انتخابات 2024 سے متعلق بی جے پی کی قومی مہم سے بھی انہیں دور کردیا گیا۔ 2019 کے عام انتخابات میں وہ بی جے پی کے اسٹار کمپینر کی حیثیت سے کافی مصروف تھے لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ سب کچھ بدل گیا ہے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ گڈکری ایک طویل عرصہ سے مودی۔ شاہ کے راڈار میں تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ گڈکری ممکنہ طور پر مودی کی جگہ لے سکتے تھے اور اب بھی یہ امکان پایا جاتا ہے۔ مودی کی پہلی میعاد 100 داخلی اسکینڈلوں سے دہل کر رہ گئی جب 2014 میں گڈکری کی سرکاری رہائش گاہ کی جاسوسی کی گئی۔ اگرچہ گڈکری نے اس معاملہ کو چھپانے اور اس پر پردہ ڈالنے کی خاطر اس میں کسی داخلی ہاتھ کی تردید کی لیکن بعد میں انہوں نے اس امر کا اعتراف کیا کہ وہ آر ایس ایس کے دباؤ کے نتیجہ میں خاموش رہے۔ بہرحال گڈکری نے ایک طویل عرصہ تک خاموش رہنے کے بعد 2022 میں اپنی خاموشی توڑی اور "استعمال کرو اور پھینکو" سیاست پر بولا، انہوں نے کہا تھا کہ سیاست صرف اقتدار پر قبضہ کرنے تک محدود رہ گئی اس کا مطلب ہی اقتدار ہوگیا جبکہ سیاست ملک وعوام کی خدمت کا ایک ذریعہ ہے۔ اس وقت گڈکری کو بڑی ہشیاری سے مودی۔ شاہ کی جوڑی نے پارٹی کے اہم تنظیمی عہدہ سے ہٹادیا تھا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ آر ایس ایس کی مہربانی سے گڈکری کو بی جے پی کے سب سے کم عمر صدر ہونے کا بھی اعزاز حاصل رہا۔ ویسے بھی گڈکری اپنی صاف گوئی کیلئے جانے جاتے ہیں، وہ اپنے ذہن ودل میں جو آتا ہے وہی کہہ دیتے ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے مودی کے ساتھ بھی اپنا یہی رویہ برقرار رکھا اور جو انہیں مناسب لگا وہ بات کی، اسی وجہ سے مودی۔ شاہ کی جوڑی نے ان سے دوری اختیار کی وہ دراصل گجرات لابی کی فطری مخالفت ہے جو بی جے پی، آر ایس ایس کی مشنری پر مکمل کنٹرول کیلئے مہاراشٹرا آر ایس ایس لابی سے کنٹرول حاصل کرنا چاہتی ہے۔ مثال کے طور پر سرمایہ کاری کے کئی مواقع مہاراشٹرا سے گجرات منتقل کئے گئے۔ صنعتی و اقتصادی منصوبوں (پراجکٹس) کی مہاراشٹرا سے گجرات منتقلی مہاراشٹرا پر گجراتی تسلط کا بالواسطہ نتیجہ ہے۔ اس حقیقت سے بھی کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ مودی حکومت میں مودی کے قریبی سمجھے جانے والے دو گجراتی صنعتی گھرانوں (اڈانی اور امبانی) نے اپنی دولت میں بے تحاشہ اضافہ کیا۔ دلچسپی کی بات یہ ہے کہ ان صنعتی گھرانوں نے گڈکری کی آبائی ریاست مہاراشٹرا میں کئی بڑے بڑے پراجکٹس حاصل کئے اور معاہدات بھی کئے جس میں طیرانگاہوں سے لیکر فیکٹریوں کے معاہدات شامل ہیں۔

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس : Mob: 9860871766

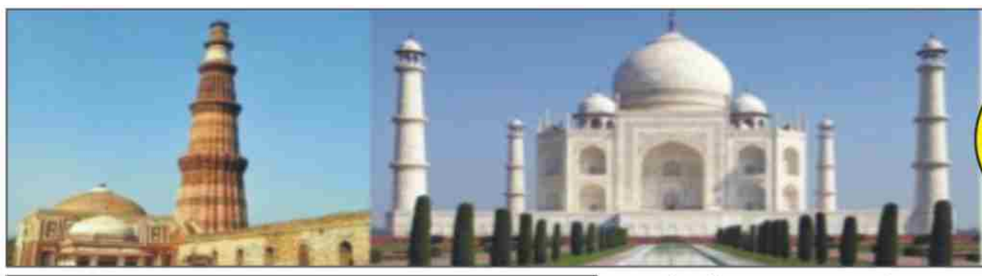

روزنامہ
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
03.June. 2024

کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل کی ایماء پر

شہر اورنگ آباد کے ساتھ علاقہ مراٹھواڑہ کی مساجد میں فلسطینیوں کے لیے جمعہ کو یوم دعا منایا گیا

فلسطین کے حق میں قراردادیں پاس کرائی گئیں

اورنگ آباد: 2 جون: ارض مقدس انبیاء کی سرزمین کہلاتی ہے بتلایا جاتا ہے کہ 4000 انبیاء کا تعلق اسی سرزمین سے رہا ہے۔ قرآن مجید نے اس کو بابرکت اور مقدس زمین کہا ہے۔ نبی کریمؐ نے 15 سال اسی کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا کی ہیں۔ مسجد حرام مکہ اور مسجد نبویؐ مدینہ کے بعد یہ تیسرا حرم ہے جو مسجد اقصیٰ یروشلم کہلاتا ہے۔ نبیؐ کو معراج پر اسی مقام سے لے جایا گیا تھا۔ مگر یہ ارض مقدس خون میں نہائی ہوئی ہے۔ امریکہ اور یورپ اسرائیل کے مددگار اور جدید ہتھیار سپلائی کر رہے ہیں۔ UNO بڑی طاقتوں اور بالخصوص امریکہ کی رکھیل ہے۔ سوائے قراردادوں کے کچھ نہیں کرسکتی۔ مسلم حکومتیں بیواؤں کی طرح خموش ٹک ٹک دیدم، دم نہ کشیدم کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ مسلم عوام حیران و پریشان ہیں۔ احتجاج، دعائیں، میمورنڈم، ریلیاں و مغربی اشیاء کا بائیکاٹ جیسے فارمولوں پر عمل پیرا ہیں۔ فلسطینیوں کی صدائیں، ان کے بچوں اور خواتین کی کراہیں، جانوں اور مالوں کو شکست دیتی ہوئی ایمانی جراتیں، ہمیں کم از کم ان کے حق میں کھڑے ہو کر ساتھ دینے کا تقاضا کر رہی ہیں۔ ہزاروں میل کی دوری بھی ہماری راتوں کی نیند اڑا دینے کے لیے کافی ہے۔ معصوم بچوں اور عورتوں کی لاشیں ساری دنیا سے کچھ کہہ رہی ہیں۔ لیکن یہ صدا نہ بڑی طاقتیں سن رہی ہیں اور نہ مسلم ممالک سن رہے ہیں اور نہ ہی وہ لوگ جو حقوق انسانی کے علمبردار بنے ہوئے ہیں۔ ہر دن ایک نئی جارحیت سے شروع ہوتا ہے اور سینکڑوں لاشوں کا چھوڑ جاتا ہے۔ مسلسل نو مہینوں سے جنگ جاری ہے، جس میں بچے، بوڑھے اور نوجوانوں کی نسل کشی کا سلسلہ اسرائیل کی جانب سے جاری ہے۔ شہر کہ شہر اجاڑ دیے گئے اور اب فلسطینیوں کا آخری ٹھکانہ اب رفح رہ گیا ہے جہاں وہ بڑی مشکل سے پناہ لیے ہوئے ہیں لیکن یہاں بھی کھلے آسمان سے ان عارضی قیام گاہوں پر بمباری جاری ہے۔ امریکہ اور مغربی ممالک بظاہر اس کے خلاف ہیں لیکن اندر مالی و عسکری تعاون فراہم کر رہے ہیں۔ مسلم ممالک فلسطینیوں سے ہمدردی تو جتاتے ہیں لیکن کھل کر ساتھ دینے کو تیار نہیں ہے۔ یمن کے حوثی اور لبنان نے، حزب اللہ نے کچھ ایمانی جراتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ ادھر ایرانی صدر ابراہیم رئیسی کو اس کی سزا دی گئی۔ یہ دہشت گردی ہے جس کی مذمت ہی نہیں اس کے خلاف کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ سب مل کر اسرائیل کو آخری وارننگ دینی چاہیے۔ جو اس کا ساتھ دے رہے ہیں، ان کا بھی بائیکاٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ عوامی سطح پر ان ممالک کی اشیاء کا بائیکاٹ ایک تعاون کی حیثیت سے گنا جائے گا۔ اسی سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے کل جماعتی وفاق مسلم نمائندہ کونسل نے ۳۱ مئی بروز جمعہ کو فلسطینیوں کے حق میں یوم دعا منانے کا فیصلہ کیا۔ شہر کی تمام مساجد میں فلسطین اور فلسطینی عوام کے حق میں دعائیں کی گئیں اور چند قراردادیں عوام کی جانب سے اللہ اکبر کے نعرے کے ساتھ پاس کی گئی۔ صدر کونسل ضیاء الدین صدیقی نے امت مسلمہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں ہمیشہ فلسطین کو یاد رکھیں اور قنوت نازلہ اہتمام کریں۔

کراچی کے شہری شدید گرمی کی لہر، بجلی کی بندش اور پانی کی قلت کا شکار

کراچی۔2/جون۔ایم این این۔ کراچی، پاکستان شدید گرمی کی لہر کا سامنا کر رہا ہے جبکہ درجہ حرارت شدید حد تک پہنچ گیا ہے۔ شدید گرمی کی وجہ سے بجلی کی بڑے پیمانے پر بندش ہے، جسے لوڈ شیڈنگ کہا جاتا ہے، جس کے باعث شہریوں کو روزانہ 16 گھنٹے تک بجلی سے محروم رہنا پڑتا ہے، جس سے گرمی سے نجات حاصل کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ صورتحال سنگین ہو چکی ہے، شہری مایوسی اور مایوسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ یومیہ اجرت پر کام کرنے والے اور رکشہ چلانے والے، جو روزی کمانے کے لیے اپنی جسمانی محنت پر انحصار کرتے ہیں، خاص طور پر متاثر ہوتے ہیں، کیونکہ گرمی اور بجلی کی کٹوتی ان کے لیے کام کرنا اور اپنے خاندانوں کی کفالت کرنا تقریباً ناممکن بنا دیتی ہے۔ رہائشیوں کو پانی کی قلت کا بھی سامنا ہے، کچھ علاقوں میں تقریباً 20 دنوں سے پانی کی فراہمی نہیں ہو رہی ہے۔ بدعنوانی اور بدانتظامی کے الزامات کے ساتھ حکومت کے ردعمل کو ناکافی قرار دیا گیا ہے۔

جانانِ ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم

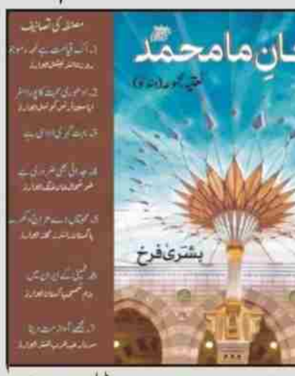

الحمد اللہ، سرائے اردو پبلیکیشن سیالکوٹ کے زیر اہتمام ایک اور عظیم الشان کتاب بعنوان جانان ما محمد شائع ہو چکی ہے۔ اس کتاب کی مصنفہ بشریٰ فرخ ہیں جو پچھلی پانچ دہائیوں سے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے وابستہ ہونے کے ساتھ ساتھ تقریباً تین دہائیوں سے ادب کے میدان میں بھی خدمات انجام دے رہی ہیں۔ پشاور ٹیلی ویژن کی پہلی اناؤنسر ہونے کے ساتھ ساتھ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے تقریباً دو ہزار پروگراموں میں اردو، ہندکو اور پشتو زبان میں اپنی پرفارمنس دے چکی ہیں۔ سترہ کتابوں کی مصنفہ ہیں۔ جن میں آٹھ حمدیہ و نعتیہ، آٹھ شعری مجموعے اور ایک سفرنامہ شامل ہیں۔ خیبر پختونخواہ کی پہلی صاحب کتاب نعت گو شاعرہ ہیں اور ان کے شعری مجموعے "ورفعنا لک ذکرک" کو قومی سیرت صدارتی ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔ خیبر پختونخواہ میں خواتین رائٹرز کو آگے لانے کے لئے کاروان حوا لٹریری فورم کی بانی اور چیئرپرسن ہیں۔ اس نعتیہ مجموعے کی اشاعت پر ہم محترمہ بشریٰ فرخ صاحبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ان کے تابناک ادبی مستقبل کے لیے دعا گو ہیں۔

چین میں جاسوسی کے الزام میں سرکاری ملازم کو 10 سال قید کی سزا

بیجنگ۔ 2/جون۔ ایم این این۔ چین کی وزارت برائے ریاستی سلامتی نے جمعہ کے روز ایک سابق سرکاری ملازم کے معاملے کا پردہ فاش کیا جسے انٹرنیٹ کے ذریعے ایک غیر ملکی انٹیلی جنس ایجنسی نے پیسے کے لیے راز چرانے کا لالچ دیا تھا۔ اس شخص کو قانونی طور پر 10 سال قید کی سزا سنائی گئی۔ انفارمیشن ٹکنالوجی کی تیز رفتار ترقی نے لوگوں کے لیے سہولت تو لائی ہے، لیکن اس نے ہمارے اردگرد نئے خطرات بھی لا دیے ہیں۔ وزارت نے جمعہ کو جاری کردہ ایک مضمون میں کہا کہ قومی سلامتی کے حکام کی طرف سے کریک ڈاؤن کیے گئے متعدد کیسز میں سے، غیر ملکی انٹیلی جنس ایجنسیاں "فشنگ" چالوں کا استعمال کرتے ہوئے چین سے راز چرانے کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کر رہی ہیں، جو قومی سلامتی کے لیے ایک سنگین خطرہ ہے۔ قومی سلامتی کے حکام لوگوں کو متنبہ بھی کرتے ہیں کہ وہ غیر ملکی انٹیلی جنس ایجنسیوں کے ذریعے قائم کردہ "نیٹ ورک جاسوسی کے جال" میں نہ پڑیں۔ سابق چینی سرکاری ملازم، جس کا نام ہی ہے، قرض کی وجہ سے معاشی دباؤ کا شکار تھا، جس نے ایک غیر ملکی ویب سائٹ پر لاگ ان کیا اور پیسہ کمانے کے مواقع تلاش کرنے کے لیے مختلف گروپس میں شمولیت اختیار کی۔ آن لائن چیٹنگ کے ذریعے اس کی ملاقات جیاو جنگ نامی شخص سے ہوئی جس نے دعویٰ کیا کہ وہ ایک تحقیقی ادارے سے ہے۔ اپنے مالی حالات کے بارے میں جاننے کے بعد، جیاو جنگنے سرکاری ایجنسی سے اندرونی معلومات فراہم کر کے اضافی رقم کمانے میں مدد کرنے کی پیشکش کی۔ وہ جس سرکاری ایجنسی کے لیے اس نے کام کیا تھا، اس کے خفیہ مواد کو کاپی اور اسٹور کر کے، اور انعامات کے بدلے انہیں جیاو جنگ کو بھیج کر غیر اخلاقی رویے میں ملوث تھا۔ تحقیقات کے بعد پتہ چلا کہ اس نے غیر قانونی طور پر تقریباً 30 خفیہ دستاویزات بیرون ملک فراہم کیں اور 60,000 یوآن سے زیادہ کمائے۔ جیاو جنگ دراصل ایک جاسوس تھا جو ایک غیر ملکی خفیہ ایجنسی کے لیے کام کر رہا تھا۔ وزارت نے کہا کہ جون 2022 میں، اسے "چوری کرنے اور غیر قانونی طور پر غیر ملکی اداروں کو ریاستی راز فراہم کرتے" کے شبے میں گرفتار کیا گیا تھا اور اسے قانونی طور پر 10 سال قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ اپنے مالی حالات کے بارے میں جاننے کے بعد، جیاو جنگنے سرکاری ایجنسی سے اندرونی معلومات فراہم کر کے اضافی رقم کمانے میں مدد کرنے کی پیشکش کی۔ وہ جس سرکاری ایجنسی کے لیے اس نے کام کیا تھا، اس کے خفیہ مواد کو کاپی اور اسٹور کر کے، اور انعامات کے بدلے انہیں جیاو جنگ کو بھیج کر غیر اخلاقی رویے میں ملوث تھا۔

شاعر احمد فرہاد کو طبی معائنے کے لیے مظفر آباد کے ہسپتال منتقل کر دیا گیا

مظفر آباد۔2/جون۔ایم این این۔ زیر حراست کشمیری شاعر احمد فرہاد شاہ کو ہفتے کے روز ان کے طبی معائنے کے لیے مظفر آباد میں ایک طبی مرکز میں لایا گیا جب ان کے وکیل نے انسداد دہشت گردی کی عدالت میں ان کی ضمانت کی درخواست کی سماعت کی۔ ابتدائی طور پر یہ درخواست مقامی وکیل سید ذوالقرنین نقوی نے جمعرات کو مظفر آباد کی سیشن عدالت میں دائر کی تھی جو کہ انسداد دہشت گردی کی ضلعی عدالت بھی ہے۔ تاہم، پولیس کی طرف سے ملتوی کرنے کی درخواست کے بعد جمعہ کو اس پر کارروائی نہیں ہو سکی جس نے کہا کہ انہوں نے حکومت سے ان کی نمائندگی کے لیے خصوصی پراسیکیوٹر کی تقرری کے لیے کہا ہے۔ کیس کی سماعت ہفتے کے روز دلائل کے لیے مقرر کی گئی اور اسی دوران حکومت کی جانب سے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل چوہدری منظور کو خصوصی پراسیکیوٹر مقرر کیا گیا، درخواست گزاروں نے بھی اپنے وکیل کی جگہ سخت گیر کرم داد خان عرف کے ڈی خان، فضل محمود بیگ اور کم از کم وکیل کر لیا۔ انسداد دہشت گردی کی عدالت کے سامنے اپنے دلائل میں مسٹر خان نے استدلال کیا کہ صدر تھانے میں درج ایف آئی آر نمبر 205/24 کے الزامات کا اطلاق مسٹر شاہ پر نہیں ہوتا کیونکہ نہ تو وہ اس میں نامزد تھے اور نہ ہی وہ اس وقت مظفر آباد میں جسمانی طور پر موجود تھے۔ انہوں نے سوال کیا کہ "میرا موکل مظفر آباد میں ہجوم کو کسی غیر قانونی حرکت کے لیے کیسے اکسا سکتا ہے جب وہ جسمانی طور پر اسلام آباد میں تھا اور آزاد کشمیر کے کسی بھی حصے میں انٹرنیٹ سروس نہیں تھی۔ انہوں نے مزید کہا، مسٹر شاہ صرف ایک شاعر تھے جنہوں نے مروجہ حالات پر تنقید کی۔ وکیل خان نے الزام لگایا کہ مسٹر شاہ کو سیکورٹی اداروں نے 15 مئی کو اسلام آباد میں ان کی رہائش گاہ سے اغوا کیا تھا اور 29 مئی کی صبح تک انہیں غلط حراست میں رکھا گیا تھا، جب انہیں دھیر کوٹ سے دوبارہ گرفتار کرنے کے لیے گجر کوالہ پولیس چوکی کے قریب چھوڑ دیا گیا تھا۔ انہوں نے مزید کہا، مسٹر شاہ کو ایک اور ایف آئی آر کے تحت متعدد الزامات سے منسلک کرنے کے لیے مظفر آباد منتقل کر دیا گیا۔ مسٹر خان نے استدلال کیا کہ درخواست گزار کی طرف سے کوئی جرم نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ سیکیورٹی ایجنسیوں کا مقصد اسلام آباد ہائی کورٹ کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی میں رکاوٹ ڈالنا تھا، جس نے ایک رٹ پٹیشن کے بعد اعلیٰ انٹیلی جنس حکام کو ان کے کام کرنے کے طریقہ کار کی وضاحت کے لیے ذاتی طور پر پیش ہونے کا حکم دیا تھا۔ مسٹر شاہ کی شریک حیات کی طرف سے دائر کیا گیا ہے۔

مالی تنگی سے پریشان پاکستان کی اربوں روپے کی بلیک منی بدیشی بنکوں میں جمع

اسلام آباد۔2/جون۔ایم این این۔جیسا کہ پاکستان اپنی تاریخ کے سنگین ترین قرضوں کے بحران سے دوچار ہے، اربوں ڈالر مالیت کی بلیک منی امیروں اور مشہور لوگوں اور جرنیلوں کے پاس ہے جو دبئی، سوئٹزرلینڈ، لندن اور دیگر عالمی شہروں میں خفیہ بینکوں اور جائیدادوں میں جمع ہے۔ ریٹائرڈ جرنیلوں کے پاس اس بلیک منی کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ غربت زدہ ملک میں، ہر سال اندازے کے مطابق 15 بلین امریکی ڈالر ٹیکس سے بچنے کے لیے ملک سے باہر منتقل کیے جاتے ہیں، جس سے ایک تہائی آبادی غربت کی لکیر سے نیچے رہ جاتی ہے اور لاکھوں مائیں اور بچے غذائی قلت کا شکار رہتے ہیں۔ دبئی پراپرٹی ڈیلز کی تازہ ترین لیکس نے پاکستانی حکمران طبقے کے بارے میں صرف سچائی کی تصدیق کر دی ہے کہ انہیں ملک کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن ان کی ناجائز کمائی ہوئی دولت دنیا بھر میں بنکوں اور جائیدادوں میں چھپ گئی ہے۔ صرف دبئی میں پاکستانی سیاست دانوں، تاجروں، بیوروکریٹس اور جرنیلوں کی جائیدادوں کی مجموعی مالیت 11 ارب ڈالر سے تجاوز کر گئی۔ یہ پاکستانیوں کے پاس موجود اصلی بلیک منی کا محض ایک معمولی فیصد ہے کیونکہ ان کا ملک دنیا بھر میں کہاوت "بھیک مانگنے کا کٹورا" لے کر جا رہا ہے۔ حتیٰ کہ سپریم کورٹ آف پاکستان بھی حکمران طبقے کی جانب سے کرپشن اور ملک دشمن سرگرمیوں کے اس بڑے مسئلے سے لاتعلق ہے۔ فروری 2018 میں، عدالت نے ایک سوموٹو کیس کی سماعت شروع کی۔ پاکستانی شہریوں کی جانب سے غیر ملکی اکاؤنٹس کو بغیر کسی ٹیکس کی ادائیگی کے ظاہر کیے رکھنا، اور متعدد سماعتوں، کمیٹیوں کی تقرری، تجربہ کار وکلاء کے ماہرانہ مشوروں کے بعد بھی کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ جنوری 2019 سے جب آخری سماعت ہوئی تھی۔ عدالت کی طرف سے سوموٹو کے ذریعے اٹھائے گئے کیس کا واحد مقصد گندی رقم کی واپسی، اور مجرموں کو بے نقاب اور سزا دینا تھا۔ لیکن، اس کے بجائے، یکے بعد دیگرے حکومتوں نے ان لوگوں کو قانونی دفعات کے ذریعے بے مثال استثنیٰ، عام معافی اور ضمانتیں دی ہیں جنہوں نے اس گندی کرنسی کی معیشت کو بنایا ہے۔ 2010 کی ایک تحقیق کے مطابق، پاکستان کی پوشیدہ معیشت میں کیا پوشیدہ ہے؟ سائز، اسباب، مسائل اور مضمرات، پاکستان کی معیشت کا تقریباً 35 فیصد غیر رسمی تھا اور بلیک منی کی تخلیق کا سب سے بڑا حصہ رہا۔

پاکستان میں بجلی کے نرخوں میں 3.25 روپے فی یونٹ اضافے کا اعلان

اسلام آباد، 2 جون ۔ایم این این۔ نیشنل الیکٹرک پاور ریگولیٹری اتھارٹی (نیپرا) نے ہفتے کے روز بجلی کے نرخوں میں 3.25 پاکستانی روپے فی یونٹ اضافے کا اعلان کیا، جس سے پاکستان میں مقیم بجلی صارفین پر 34 ارب روپے کا اضافی بوجھ پڑے گا۔ ایکسپریس ٹریبیون کی خبروں کے مطابق نیپرا نے اس فیصلے کا اعلان باضابطہ نوٹیفکیشن میں کیا۔ پاور ریگولیٹری اتھارٹی نے فیصلے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ اضافہ سہ ماہی فیول ایڈجسٹمنٹ کی مد میں کیا گیا ہے جس کا اطلاق تین ماہ جون، جولائی اور اگست کے لیے ہوگا۔ ایکسپریس ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق، نیپرا نے بجلی کے نرخوں میں اضافے کا فیصلہ پاکستان کی وفاقی حکومت کو بھی بھیج دیا۔

تبدیلی کے خواہاں عناصر کا تبدیلی مخالف عناصر کو چیلنج

پی چدمبرم
(سابق مرکزی وزیر داخلہ وفینانس)

راقم الحروف نے گزشتہ ہفتہ کے کالم کا اختتام ان الفاظ کے ساتھ کیا تھا کہ جیسے جیسے سات مرحلے کے انتخابات آگے بڑھتے رہے، جمود کو جوں کا توں رکھنے کا عزم و حوصلہ رکھنے والوں اور اس جمود کو اُکھاڑ پھینکنے والوں کے درمیان لڑائی شدت اختیار کی گئی، ویسے بھی یہ عام انتخابات ملک کو آگے بڑھانے اور اسے ترقی و خوشحالی کی سمت گامزن کرتے ملک کی تہذیبی و ثقافتی اور گنگا جمنی روایات کو بچانے والوں اور ملک کو نفرت کی تاریکی میں ڈھکیل کر اپنے ناپاک سیاسی مفادات کی تکمیل کرنے والوں کے درمیان ہیں۔ ووٹوں کی گنتی اور نتیجہ کیلئے اب صرف دو دن باقی ہیں اور جلد ہی ہم جان لیں گے کہ عوام کی اکثریت تبدیلی چاہتی ہے یا جمود کو برقرار رکھنے کی خواہاں ہے اور جمود کو برقرار رکھنے میں خوش ہے۔ جوں کی توں حالت میں سکون: میرے خیال میں تبدیلی کے خواہاں یقیناً بہت سے لوگ ہیں اور ایسے بھی لوگ ہیں جو تبدیلی نہیں چاہتے وہ جمود کے خواہاں ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی قسم کی تبدیلی نہ کرنے والوں یعنی جمود کو برقرار رکھنے کے خواہاں عناصر کو شاید اس بات کا خوف ہے کہ تبدیلی ان کی زندگی رزندگیوں کو مزید خراب کر سکتی ہے یا پھر اُن کیلئے نامعلوم (تبدیلی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی صورتحال) معلوم (جمود) سے زیادہ خوفناک ہوگی یا اس لئے کہ وہ اس امر کو لے کر خوف میں مبتلا ہیں کہ ایک پہلو میں تبدیلی زندگی کے دیگر پہلوؤں کو متاثر کرے گی۔ وہ یہ سوچتے ہوں گے کہ رسم و روایات توڑ کر کمیونٹی کے غصہ کو یہ تبدیلی دعوت دے سکتی ہے۔ ان کا یہ بھی سوچنا ہوگا کہ جمود میں ایک خاص سکون ہے۔ ہمارے ملک میں گزشتہ 30 برسوں میں ایسے دور بھی آئے جہاں "محرک قوت" تبدیلی تھی۔ بعض دوسرے ادوار کے دوران یہ دراصل جمود کا تحفظ کر رہا تھا۔ دوسرے اوقات میں یہ اپنے شاندار ماضی پر فخر کرنے والا تھا۔ انگریزی میں اس کیلئے لفظ ATAVISM کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈکشنری میں جس کے معنی اپنے بزرگوں کے رسم و رواج پر جمے رہنا کے آتے ہیں۔ اس طرح کے لوگ اپنے ماضی سے چپکے رہتے ہیں۔ اپنے خول میں خود کو بند رکھتے ہیں۔ ان کے ذہنوں میں ہمیشہ یہی بات چھائی رہتی ہے کہ ہم نے اپنے شاندار ماضی کو ماضی کی شاندار روایات کو کھو دیا ہے اور ہر حال میں اس کا احیاء ضروری ہے۔ اس طرح کی سوچ و فکر رکھنے والے لوگ ترقی کو اہمیت نہیں دیتے ہیں لیکن آج جو لوگ ہندوستانی روایات و تہذیب کے تحفظ کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ انہیں ہندوستانی روایات اس کے تہذیب و تمدن کی رتی برابر بھی فکر نہیں ہے۔ میرا یہ خیال اور ایقان ہے کہ ہندوستان کو تبدیلی کی ضرورت ہے اور ہمارا ملک تبدیلی کا مستحق بھی ہے۔ 10 سال قبل ایک طرح سے تبدیلی کا ایک شور بپا تھا اور پھر اسی شور کے درمیان یو پی اے حکومت کی جگہ این ڈی اے کی حکومت نے کی جو یقینا تبدیلی کا ہی نتیجہ تھا۔ اب میرا سوچنا اور ماننا ہے کہ ہندوستان پھر سے اس طرح کی تبدیلی کے کگار پر ہے (اور ہو سکتا ہے کہ اس مرتبہ یہ تبدیلی این ڈی اے حکومت کی جگہ "انڈیا" اتحاد کی حکومت کی شکل میں رونما ہو سکتی ہے)۔ گزشتہ 10 برسوں میں بہت کچھ ہوا۔ ایسا بہت کچھ جو ملک و قوم کیلئے نقصان دہ اور تباہ کن ثابت ہوا۔ ان نقصانات کی پابجائی ضروری ہے کہ گزشتہ 10 برسوں میں پیدا شدہ تباہ کن حالات کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں راقم الحروف آپ کے سامنے چند مثالیں پیش کرنے کا خواہاں ہے۔ متاثرین: نوٹ بندی، 2016ء میں نریندر مودی کی زیر قیادت بی جے پی راین ڈی اے حکومت نے نوٹ بندی نافذ کرتے ہوئے ایک بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا۔ لیکویڈیٹی میں ایک بہت بڑی خامی نے لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ ساتھ ہزاروں لاکھوں انتہائی چھوٹے (مائیکرو) اور چھوٹی اکائیوں کے کام کاج اور کاروبار میں ہلچل پیدا کر دی۔ ان میں سے کئی اکائیاں نوٹ بندی کے اثرات سے باہر نہیں نکل پائی اور مجبوراً بند کر دی گئیں۔ ایک تو مودی حکومت نے نوٹ بندی نافذ کر کے چھوٹے کاروبار کو نقصان پہنچایا، اس پر طرفہ تماشہ یہ کہ بناء کسی منصوبہ بندی و حفظ ماتقدم کے اقدامات کے بغیر کورونا کی عالمی وباء (2020-21ء) میں لاک ڈاؤن نافذ کر کے صورتحال کو مزید ابتر بنا دیا۔ حکومت نے نوٹ بندی اور لاک ڈاؤن کو نافذ کر دیا لیکن اس سے ہونے والے نقصانات کی پابجائی کا کوئی انتظام نہیں کیا اور نہ ہی عوام کو پریشانیوں سے بچانے کسی قسم کے مالیاتی امدادی پیاکیج کا اعلان کیا۔ حد تو یہ ہے کہ پریشان حال ہندوستان کو اس نے کریڈٹ تک نہیں دیا جس کے نتیجہ میں مائیکرو اور چھوٹی اکائیوں کی صورتحال بد سے بدتر ہو گئی اور زیادہ سے زیادہ اکائیاں بند ہو گئیں۔ ایک نہیں بلکہ دو دو مار (نوٹ بندی و لاک ڈاؤن) کے باعث ہزاروں لاکھوں لوگ روزگار اور ملازمتوں سے محروم ہو گئے۔ اس قسم کی ابتر صورتحال میں تبدیلی کیلئے ایک جرأت مندانہ منصوبہ بشمول قرضوں کی ادائیگی میں راحت دینے بڑے پیمانے پر کریڈٹ، مصنوعات و دیگر پیداوار کی حکومت کی جانب سے خریدی، برآمدات کے معاملے میں رعایات و ترغیبات اور محاصل میں رعایت دینے کی ضرورت تھی لیکن میں نے نہیں سنا کہ حکومت کی جانب سے یا تبدیلی کی بجائے جمود کو پسند کرنے والوں کی طرف سے اس ضمن میں کوئی اقدامات کئے گئے ہوں۔ آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ پچھلے 10 برسوں کے دوران ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کو دستور نے جو تحفظات فراہم کئے ہیں، ان تحفظات کے خلاف ایک خاموش تحریک چلائی جا رہی ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حکومت اور حکومتی شعبہ میں درج فہرست طبقات و قبائل کیلئے محفوظ 30 لاکھ مخلوعہ جائیدادوں پر بھرتیاں نہیں کی گئیں جو یقینا این ڈی اے حکومت کی مجرمانہ غفلت و تساہل اور تحفظات مخالف رویہ کی ایک بدترین مثال ہے۔ دوسری طرف تحفظات کی حد 50 فیصد سے زائد بڑھانے کی بجائے حکومت رجمود کے خواہاں عناصر نے معاشی طور پر پسماندہ طبقات (EWS) کیلئے بڑی خاموشی سے 10 فیصد تحفظات فراہم کر دیئے۔ حکومت نے بڑی چالاکی بلکہ عیاری و مکاری کے ذریعہ ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کو EWS میں شامل نہیں کیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر حکومت نے ایسا کیوں کیا؟ اس کے علاوہ پبلک سیکٹر انٹر پرائزس میں ملازمتوں میں تخفیف کے ساتھ ساتھ تحفظات کی شرط کے بغیر خانگیانے کے ذریعہ تحفظات کی پالیسی کو خطرہ میں ڈال دیا گیا۔ حکومت نے اس معاملے یعنی تعلیم اور نگہداشت صحت کے شعبہ میں سرکاری شعبہ کی بجائے خانگی شعبہ کو ترجیح دیتے ہوئے بھی ایس سی، ایس ٹی، بی سی اور او بی سی کے تحفظات کو جان بوجھ کر خطرہ میں ڈالنے کی کوشش کی جن سے اس کی خراب نیت کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت، پرچوں کے افشاء کے بہانے ملازمتوں کے سرکاری امتحانات بار بار ملتوی اور منسوخ کرتی رہی ہے۔ اس کے لئے وہ کئی ایک بہانے تراشنے لگی ہے۔ اگر دیکھا جائے تو پچھلے 10 برسوں میں حکومت نے اپنے مفاد اور اپنے فائدے کیلئے جو بھی قوانین منظور کئے اور جن قوانین میں ترمیمات کئے ہیں، اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی سوال اہم ہے کہ وہ تحقیقاتی ایجنسیوں پر کیسے قابو پایا جائے گا اور انہیں پارلیمنٹ رمقننہ کی کمپنیوں کے تحت لایا جائے گا کیونکہ پچھلے 10 برسوں میں ان ایجنسیوں کا جو حال کیا گیا، جس طرح ان کا بیجا استعمال ہوا ہے، اس کی ماضی میں نظیر نہیں ملتی۔ یہ بھی سوال بہت اہم ہے کہ دستور کی دفعات 19، 21 اور 22 کو کون بحال کرے گا اور قانون کی حکمرانی کو کون بحال کرے گا؟ یہ بھی سوال اہم ہے کہ بلڈوزر انصاف اور مقدمہ چلائے بناء سزا کے رجحان کا خاتمہ کون کرے گا؟ کون ہے جو لوگوں کے دلوں سے قانون کا خوف نکال کر قانون کے تئیں احترام پیدا کرے گا؟ یہ جمہوریت، سکیولرازم، ملک کی ترقی اور مثبت تبدیلی کے خواہاں قانون ساز ہی کر سکتے ہیں۔

انتخابات اور مسلمان

کوشک دیکا......ترجمہ: محمد ریاض احمد

سماج وادی پارٹی لیڈر مریم عالم نے جو سینئر کانگریس لیڈر اور سابق وزیر قانون سلمان خورشید کی بھتیجی ہیں، 29 اپریل کو اترپردیش کے فروخ آباد میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے مسلم رائے دہندوں پر زور دیا کہ وہ وزیراعظم نریندر مودی کی زیر قیادت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت کے خلاف "ووٹ جہاد" کریں۔ ایک ایسے الیکشن میں جو پہلے ہی ہندو، مسلم میں تقسیم کر دیا گیا ہے اس بیان نے ایک اور تنازعہ پیدا کر دیا ہے۔ اس قسم کے بیان سے مسلم رائے دہندہ کو پھر سے مرکزی موضوع بنا دیا۔ مودی تو اس طرح کے مواقع کے منتظر رہتے ہیں۔ انہوں نے فوری طور پر اپنی انتخابی تقاریر میں پہلے ہی سے موجود اور مسلمانوں کے خلاف استعمال کی جا رہی اصطلاح "لو جہاد" اور لینڈ جہاد سے جوڑ دیا۔ واضح رہے کہ سنگھ پریوار کے ایجنڈہ کے حامیوں اور تنظیموں نے لو جہاد اور لینڈ جہاد یہاں تک کہ یو پی ایس سی جہاد جیسے مخالف مسلم اصلاحات گھڑ لئے بی جے پی قائدین نے جہاں ووٹ جہاد کا نام لے کر عجیب و غریب بیانات دینے شروع کئے وہیں وزیراعظم نے 2006 میں اس وقت کے وزیراعظم ڈاکٹر منموہن سنگھ کے ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اقلیتیں بالخصوص مسلمانوں کا ملک کے وسائل پر پہلا حق ہے۔ اسے دولت کی مساویانہ تقسیم سے متعلق راہول گاندھی کے بیان کے مساوی کر دیا۔ مودی جی نے ڈاکٹر منموہن سنگھ اور راہول گاندھی دونوں کے بیانات یا تقاریر کے حوالہ (اگرچہ کانگریس نے ڈاکٹر سنگھ کی جانب سے اس طرح کا کوئی بیان دینے کی تردید کی) سے کہنا شروع کیا کہ فی الوقت کانگریس اور اپوزیشن ہندوؤں کی دولت بشمول شادی شدہ ہندو خواتین کے منگل سوتر چھین کر اسے مسلمانوں کے حوالے کر دے گی۔ ساتھ ہی وزیراعظم نے کانگریس پر یہ بھی الزام عائد کیا کہ وہ پسماندہ طبقات کو دیئے گئے تحفظات میں سے کچھ فیصد تحفظات نکال کر مسلمانوں کو فراہم کر رہی ہے۔ حالانکہ یہ تحفظات پسماندہ طبقات، درج فہرست طبقات و قبائل کیلئے محفوظ ہیں۔ مودی کے مطابق کانگریس اقلیتوں کو خوش کرنے اور ووٹ بینک پالیسی کے تحت ایسا کر رہی ہے اور اس کا خمیازہ پسماندہ طبقات اور درج فہرست طبقات و قبائل کو بھگتنا پڑے گا۔ مودی کانگریس پر مسلمانوں کی خوشنودی کا الزام عائد کرتے ہوئے اپنا سیاسی الو سیدھا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے کہ اس دوران راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے بانی و سرپرست لالو پرساد یادو نے 7 مئی کو بیان دیا کہ مسلمانوں کو مکمل تحفظات ملنے چاہئے۔ ان کے بیان نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور مودی نے لالو کے بیان کو مسلمانوں کی خوشنودی سے متعلق اپوزیشن کی روش کے بارے میں دیئے گئے اپنے بیان کا ثبوت قرار دے کر اسے بھی عوام کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا۔ وہ بار بار یہ کہنے لگے کہ اپوزیشن مسلمانوں کی خوشنودی کر رہی ہے اور وہ (مودی) جب تک زندہ ہیں مسلمانوں کو تحفظات فراہم کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ لالو یادو معاملہ کو بگڑتا دیکھ کر اس بات کی وضاحت کرنے پر مجبور ہوئے کہ "سماجی پسماندگی تحفظات کی بنیاد ہے" اور نریندر مودی پسماندہ طبقات، درج فہرست طبقات و قبائل کو مل رہے تحفظات ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن حیرت و دلچسپی کی بات یہ ہے کہ ایک طرف مودی امیت شاہ پر زور انداز میں مسلمانوں کو بعض ریاستوں میں (تلنگانہ آندھرا پردیش وغیرہ) میں ملازمتوں و تعلیمی شعبہ میں دیئے جا رہے تحفظات ختم کرنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس خود بی جے پی کی حلیف جماعت چندرا بابو نائیڈو کی تلگو دیشم نے آندھرا پردیش میں مسلمانوں کے تحفظات جاری رکھنے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی دوران مہاراشٹرا کے قائد اپوزیشن و کانگریس لیڈر وجے وڈ تیوار نے مسلمانوں کی خوشنودی اور ان کے تحفظات کو بی جے پی قائدین کی جانب سے ایک بہت بڑے تنازعہ میں تبدیل کرنے کو مزید ہوا دیتے ہوئے 5 مئی کو الزام عائد کیا کہ راشٹریہ سوئم سیوک سنگھ سے تعلق رکھنے والے ایک پولیس آفیسر نے مہاراشٹرا انسداد دہشت گردی اسکواڈ (ATS) کے سربراہ ہمنت کرکرے کا قتل کیا، اجمل قصاب نے نہیں۔ واضح رہے کہ سال 2008 میں ممبئی دہشت گردانہ حملوں میں ہیمنت کرکرے کی زندگی کا چراغ گل کر دیا گیا تھا۔ اس وقت حکومت ہند نے پر زور انداز میں دعویٰ کیا تھا کہ پاکستان نے یہ دہشت گردانہ حملہ کروایا تھا۔ کانگریس لیڈر کے اس بیان کے ساتھ ہی مودی نے اپوزیشن کو پوری شدت کے ساتھ نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ انہوں نے کانگریس کو پاکستان کا مرید قرار دیتے ہوئے کانگریس اور پاکستان کے درمیان خفیہ ساز باز ہونے کا اشارہ تک دیا ہے۔ ویسے بھی الیکشن 2024 میں مسلم عنصر پوری طرح چھایا ہوا ہے اور مودی اپنی ہر تقریر میں کانگریس اور اپوزیشن جماعتوں کو نشانہ بنانے مسلمانوں کو گھسیٹ رہے ہیں۔ کئی ماہرین نے مدلل انداز میں یہ کہا تھا کہ پچھلے دو انتخابات میں بی جے پی نے واضح اکثریت سے کامیابی حاصل کی اور ان میں مسلمانوں کی اجتماعی رائے دہی غیر متعلق ہو کر رہ گئی۔ آپ کو بتا دیں کہ اتر پردیش، مغربی بنگال، بہار اور مہاراشٹرا میں مسلمانوں کی قابل لحاظ آبادی ہے، ان چار ریاستوں میں مسلمانوں کی آبادی کا ایک بہت بڑا حصہ آباد ہے اور ان انتخابات میں مودی کی زیر قیادت بی جے پی مسلسل تیسری میعاد کیلئے منتخب ہوتی ہے یا نہیں اس امر کا فیصلہ کرنے میں ان چار ریاستوں کے مسلم رائے دہندوں کا کلیدی کردار ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے واضح مسلم مخالف بیانات و موقف کے باوجود بی جے پی مسلم رائے دہندوں تک رسائی حاصل کر رہی ہے۔ اس کیلئے اس نے ایک خاص حکمت عملی بھی اپنائی ہے۔ چنانچہ بی جے پی کی ہار یا جیت سے مسلم رائے دہندوں کے تعلق میں دیکھا جائے تو اضافہ ہی ہوا ہے۔ اس خیال کا اظہار "سنٹر فار دی اسٹڈی آف ڈیولپنگ سوسائٹیز (CSDS) دہلی کے اسوسی ایٹ پروفیسر ہلال احمد کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ بی جے پی کیلئے مسلمان ایک حوالہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مسلمان نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہندوستانی سیاست میں ہندوتوا اپنی اہمیت و افادیت کھو دے گا۔ آخر مسلمانوں کی اہمیت کیوں؟ یہ سب ہی جانتے ہیں کہ ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جہاں دنیا کی تیسری بڑی مسلم آبادی بستی ہے اور مسلمان ہندوستان کی سب سے بڑی اقلیت ہے جو (مردم شماری 2011 کے مطابق) جملہ آبادی کا 14 فیصد حصہ ہے۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ 543 لوک سبھا حلقوں میں سے 86 حلقے ایسے ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی کم از کم 20 فیصد ہے اور ان میں بھی 16 پارلیمانی حلقے ایسے ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی 50 فیصد سے زیادہ ہے۔ اس کے باوجود مسلم رائے دہندوں کا اثر جغرافیائی طور پر ہنوز محدود ہے۔ ہم نے جن 86 پارلیمانی حلقوں کی بات کی وہ 12 ریاستوں اور 3 مرکزی زیر انتظام علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں جبکہ ان میں سے 71 ایسے حلقے ہیں جو پانچ ریاستوں اور ایک مرکزی زیر انتظام علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں اتر پردیش، مغربی بنگال، کیرالا، بہار، آسام اور جموں و کشمیر شامل ہیں۔ ہم نے سطور بالا میں جن 86 پارلیمانی حلقوں کے حوالے سے بتایا کہ ان میں مسلمانوں کی آبادی کم از کم 20 فیصد ہے، اس میں اتر پردیش 23 حلقوں کے ساتھ سرفہرست ہے۔ ان حلقوں میں سہارنپور، بجنور، مظفر نگر، کیرانہ، مراد آباد، رامپور، بریلی، پیلی بھیت، شراوستی، گونڈا، پریاگ راج، کلسر گنج، بارہ بنکی، لکھنو، موہن لال گنج، بدایوں، سنبل، امروہہ، بلند شہر، میرٹھ، باغپت اور نگینہ شامل ہیں۔ جموں و کشمیر میں 5، مغربی بنگال میں 22، ہریانہ میں ایک، اترکھنڈ میں ایک، دہلی میں ایک، بہار میں 8، مہاراشٹرا میں دو، تلنگانہ میں دو (حیدرآباد و سکندرآباد)، کیرالا میں 8، کرناٹک میں دو (گلبرگہ اور دکھشن کنڑا) جھارکھنڈ میں دو اور آسام میں سات ایسے حلقے ہیں جہاں مسلم رائے دہندوں کی تعداد 20 فیصد سے زیادہ ہے۔ سیاسی جماعتیں اکثر اس بنیاد پر مسلم رائے دہندوں کو نشانہ بناتی ہیں کہ وہ ملک بھر میں ایک مخصوص ایجنڈہ یا پارٹی کے حق میں ایک بلاک کی طرح ووٹوں کا استعمال کرتے ہیں لیکن انتخابی اعداد و شمار سے مسلمانوں کی اجتماعی ووٹنگ سے متعلق جو آئیڈیا ہے وہ حقیقت نہیں بلکہ فسانہ ہے۔ 2006 کی سچر کمیٹی اور 2007 کی رنگناتھ مشرا کمیشن نے اپنی رپورٹس میں اس بات کا انکشاف کیا کہ مسلمان تمام سماجی و اقتصادی اور سیاسی اشاریوں میں سب سے پیچھے ہیں، ان کی حالت انتہائی ابتر ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ زیادہ تر مسلم رائے دہندے حلقہ واری سطح کی سیاست کی بنیاد پر ووٹ ڈالتے ہیں۔ ہندوؤں کی طرح مسلم شناخت بھی بہت زیادہ بکھری ہوئی ہے۔ ان میں مذہبی فرقہ بندی، زبان، ذات پات کے لحاظ سے تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ آل انڈیا یونائیٹڈ ڈیموکریٹک فرنٹ (AIUDF) کے سربراہ بدرالدین اجمل کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اب سمجھ لیا ہے کہ حقیقت میں بااختیار تعلیم روزگار اور ترقی کے ذریعہ ہی بن سکتے ہیں۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ آسام ایسی ریاست جہاں مسلمانوں کی آبادی جملہ آبادی کا 34 فیصد ہے، یہ ہی عنصر جو مسلمانوں کی رائے دہی کے پیٹرن یا نمونہ کا تعین کرتے ہیں۔ بی جے پی لیڈر شاذیہ علمی بھی یہ کہتے ہوئے اتفاق کرتی ہیں کہ مسلم کمیونٹی انتخابی نتائج کا فیصلہ کرنے کے واحد نکاتی ایجنڈہ سے بالاتر سوچنے لگی ہے۔ ماضی میں مسلمانوں کی رائے دہی کس طرح منقسم رہی اس کی بہترین مثال اتر پردیش کی 23 نشستیں ہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی کم از کم 20 فیصد ہے۔ ان میں سے 7 ایسے حلقے ہیں جہاں 40 فیصد مسلم آبادی ہے۔ 2009 کے عام انتخابات میں ان میں سے 7 حلقوں میں مسلمانوں نے سماج وادی پارٹی کو کامیابی دلائی۔ 7 میں کانگریس کو کامیابی ملی اور صرف 3 پر بی جے پی نے کامیابی حاصل کی۔ 2 حلقوں پر راشٹریہ لوک دل کو کامیابی ملی تھی۔ 2014ء کے عام انتخابات میں جب ہندو ووٹ بی جے پی کے حق میں جا رہے تھے۔ مسلم ووٹوں کی تقسیم نے ان 23 حلقوں میں سے 22 پر بی جے پی کو کامیابی دلائی جن میں رامپور اور سنبل بھی شامل ہیں۔ جہاں مسلمانوں کی آبادی 50 فیصد ہے، زیادہ ہے۔ 2019 کے عام انتخابات میں جب ایس پی اور بی ایس پی نے اتحاد کیا تھا، اس سے متحدہ مسلم ووٹ کا قابل لحاظ فائدہ نہیں ہوا۔ اس وقت مذکورہ 23 حلقوں میں سے صرف 7 میں بی جے پی کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

ناندیڑ میں تقریباً 436 زندہ کارتوس کا ذخیرہ ملا

ناندیڑ:2/ جون۔(ورق تازہ نیوز) شہر کے بھاگیہ نگر علاقے میں ایک چونکا دینے والا واقعہ پیش آیا ہے جہاں تقریباً 436 زندہ کارتوس ملی ہیں۔ یہ گولیاں پولیس یا عام لوگ استعمال نہیں کرتے۔ پاوڑے واڑی گاؤں کے قریب ایک نالے میں گولیوں کا ڈھیر پڑا ہوا ملا۔ اے ٹی ایس کی ٹیم ڈاگ اسکواڈ کے ساتھ موقع پر پہنچ گئی ہے۔ پولس میں یہ چرچا ہے کہ یہ گولیاں لائٹ مشین گن میں استعمال ہوتی ہیں۔ مزید تفتیش ناندیڑ پولس کر رہی ہے۔ دریں اثنا، ناندیڑ میں فائرنگ کے واقعات میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ واڈی بزرگ کا آج کا واقعہ بھی شامل ہے۔ یہ بھارتی سرحد پر استعمال ہونے والی گولیاں ہیں اور ایک کسان لڑکے کو نظر آئی ہیں۔ اس نے پولیس کو اس کی اطلاع دی۔ پولیس نے فوری طور پر جائے وقوعہ کا دورہ کیا تو انہیں موقع پر گولیوں کا ایک ذخیرہ ملا۔ ناندیڑ کے پولیس سپرنٹنڈنٹ اور اے ٹی ایس ٹیم بھی موقع پر پہنچ گئی ہے۔

مہاراشٹر اسٹیٹ اوپن اسکول بورڈ

کلاس پنجم اور ہشتم کے طلباء کا آن لائن نام رجسٹریشن

ناندیڑ:2/جون (ورق تازہ نیوز) سکریٹری مانک بنگر نے اپیل کی ہے کہ مہاراشٹر اسٹیٹ اوپن ودیالیہ بورڈ میں 5ویں اور 8ویں جماعت کے امتحان میں نئے داخل ہونے والے طلباء 3 جون سے 15 جون 2024 تک رات 11.59 بجے تک اپنے ناموں کا آن لائن اندراج کریں۔ آن لائن انرولمنٹ درخواست فارم کو پُر کرنے اور دستاویزات کو قبول کرنے کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ طلباء کو 3 جون بروز ہفتہ سے 15 جون 2024 بروز پیر رات 11.59 بجے تک اور آن لائن انرولمنٹ فارم کے لیے منگل 5 جون سے 18 جون 2024 تک اصل درخواست فارم، مقررہ فیس اور اصل دستاویزات درخواست پر درج رابطہ مرکز پر جمع کرانا ہوں گی۔ پیر 24 جون 2024 کو رابطہ سینٹر اسکول طلباء ؒ کے درخواست فارم کے ساتھ مقررہ فیس، اصل دستاویزات اور فہرست ڈویژنل بورڈ کو جمع کرائیں گے۔ یہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ اس مدت کے دوران اوپن اسکول بورڈ کی 5ویں سے 8ویں جماعت کے طلبہ کو درخواست دینے کے لیے ویب سائٹ http:// ssc.ac.in -msbos.mh کا استعمال کرنا چاہیے۔

فیض العلوم اردو ہائی اسکول کی موظف صدر معلّمہ شاہدہ کریم رحلت کرگئیں

اورنگ آباد:۴/ جون فیض العلوم اردو ہائی اسکول و جونیئر کالج ناندیڑ سے موظف صدر معلّمہ شاہدہ کریم زوجہ جعفر علی صدیقی (مرحوم) متوطن نعمانیہ نگر، ناندیڑ، حال مقیم ابراہیم پارک، محمود پورہ، اورنگ آباد آج دوپہر حرکت قلب بند ہونے کے باعث انتقال کرگئیں۔ نماز جنازہ ۳/ جون بروز پیر بعد نماز ظہر جامع مسجد بڑی لین اورنگ آباد میں پڑھی جائے گی اور تدفین چیتہ خانہ قبرستان عمل میں آئے گی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر عطا کرے۔ شاہدہ کریم ناندیڑ کی متوطن تھیں، 10 سال قبل ان کے شوہر جعفر علی صدیقی نے اورنگ آباد میں بود و باش اختیار کرلی تھی اور اسے وطن ثانی بنالیا تھا۔

قندھار شہر میں بھکتی میڈیکل میں شارٹ سرکٹ کے باعث آگ، 50 لاکھ کا نقصان

قندھار:2/جون (ورق تازہ نیوز) شہر کے بھوانی نگر کمان کے سامنے واقع بھکتی میڈیکل نامی ہول سیل اور ریٹیل اسٹور میں آج بروز اتوار 2 جون کو صبح 8 بجے کے قریب آگ لگ گئی حالانکہ یہ واضح نہیں ہوسکا کہ آگ کس وجہ سے لگی۔ بتایا جاتا ہے کہ آگ شارٹ سرکٹ کے باعث لگی جس میں تقریباً 50 لاکھ مالیت کا سامان جل گیا اور آگ پر بروقت قابو پالیا گیا۔ قندھار شہر میں بھوانی نگر کمان کے سامنے امول یدوراج گبالے کا ریٹیل اسٹور اور آشیش نچے گبالے کا ہول سیل میڈیکل اسٹور ایک ہی جگہ پر واقع ہے۔ یہاں واقع ایشوریہ ساڑی سنٹر کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ امول گبالے نے بتایا کہ آگ اچانک شارٹ سرکٹ کی وجہ سے لگی ہوگی، دھرو مہتا نے فون پر آگ لگنے کی اطلاع دی۔ بھکتی میڈیکل کے امول کے موقع پر پہنچ کر آگ پر قابو پالیا۔ پرائیویٹ ٹینکر کی مدد سے آگ پر قابو نہیں پایا جاسکا اور آگ پر قابو پانے میں پولیس نے اہم کردار ادا کیا۔

ناندیڑ:4 جون کو لوک سبھا انتخابات کے لئے رائے شماری عمل میں آرہی ہے۔ اسی کے پیش نظر پالی ٹیکنیک میں تیاریاں جاری ہیں۔ میڈیا کے نمائندوں کے لئے بھی علحدہ چیمبر بنایا گیا ہے

پونے کار حادثہ کیس، عدالت نے ملزم کی ماں اور باپ کو پولیس تحویل میں بھیج دیا

پونے: پونے میں دو لوگوں کو کار سے کچلنے کے معاملے میں ایک نابالغ ملزم کے خون کے نمونے تبدیل کرنے کے معاملے میں عدالت نے اتوار کو ملزم وشال اگروال کی ماں اور والد کو 5 جون تک پولیس حراست میں بھیج دیا۔ درحقیقت، 19 مئی کو پونے کے کلیانی نگر علاقے میں بغیر نمبر پلیٹ کے پورشے کار میں ایک شرابی نابالغ نے بائیک سواروں کو ٹکر ماردی تھی۔ اس واقعے میں دو افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس واقعہ کے بعد پولیس نے نابالغ ملزم کے خون کا نمونہ لیا اور اسے جانچ کے لیے ساسون اسپتال بھیج دیا۔ الزام ہے کہ خون کے نمونے کے ٹیسٹ میں شراب کی رپورٹ نہیں ملی تھی، اس لیے دو ڈاکٹروں کی مدد سے اصلی خون کے نمونے کو کوڑے دان میں پھینک دیا گیا اور اس کی جگہ نابالغ ملزم کی ماں کے خون کا نمونہ لیا گیا۔ یہ معاملہ سامنے آنے کے بعد ساسون اسپتال کے دو ڈاکٹروں اور ایک چپراسی کو گرفتار کیا گیا۔ اسی معاملے میں، پولس نے ہفتہ کو نابالغ ملزم کی ماں کو گرفتار کیا تھا اور باپ کو پونے کی یرواڈا جیل سے تحویل میں لے لیا تھا۔ پولیس نے دونوں کو اتوار کو عدالت میں پیش کیا، عدالت نے انہیں 5 جون تک پولیس کی تحویل میں دے دیا۔ آپ کو بتادیں کہ اس سے قبل نابالغ ملزم کے والد وشال اگروال کو ڈرائیور کو دھمکی دینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا، جو اس وقت عدالتی حراست میں ہے اور اسے یرواڈا جیل میں رکھا گیا ہے۔

ہیلن میری رابرٹس پاکستانی فوج کی پہلی عیسائی خاتون بریگیڈیئر

اسلام آباد: پاکستان آرمی میڈیکل کارپس کی ڈاکٹر ہیلن میری رابرٹس نے تاریخ بنائی ہے۔ وہ عیسائی اور اقلیتی فرقہ کی پہلی خاتون ہیں جنہیں بریگیڈیئر رینک ملا ہے۔ بریگیڈیئر ہیلن پاکستانی فوج کے ان عہدیداروں میں شامل ہیں جنہیں سلیکشن بورڈ نے بریگیڈیئر اور کرنل کے عہدوں پر ترقی دی۔ وزیر اعظم شہباز شریف نے ڈاکٹر ہیلن کو بریگیڈیئر کے عہدہ پر ترقی ملنے پر مبارکباد دی۔ گذشتہ برس راولپنڈی کے کرائسٹ چرچ میں کرسمس تقاریب کے دوران پاکستانی فوج کے سربراہ جنرل عاصم منیر نے ملک کی ترقی میں عیسائی فرقہ کے رول کی ستائش کی تھی۔ بریگیڈیئر ڈاکٹر ہیلن سینئر پیتھالوجسٹ ہیں اور گزشتہ 25 سال سے پاک فوج میں کام کررہی ہیں۔ پاکستان بیورو آف اسٹاٹکس کے 2021ء ؒ میں جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں 96.47 فیصد مسلمان رہتے ہیں۔ ہندوؤں کی آبادی 2.14 فیصد، عیسائیوں کی آبادی 1.27 فیصد اور احمدی (قادیانی) 0.09 فیصد ہیں۔

گوتم اڈانی ایشیاء کے دولت مند ترین شخص برقرار

نئی دہلی: بلوم برگ بلینیئرس انڈیکس کے بموجب ارب پتی گوتم ادانی نے ایشیاء ؒ کے رئیس ترین فرد کا دوبارہ اعزاز حاصل کرلیا اور صدر نشین ریلائنس انڈسٹریز مکیش امبانی کو پیچھے چھوڑ دیا۔ ہفتہ کو 6 بجے شام کے اعداد و شمار کے مطابق ادانی جو ادانی گروپ کے صدرنشین ہیں 111 بلین امریکی ڈالرس کی خالص دولت کے ساتھ انڈیکس پر 11 ویں مقام پر ہیں جبکہ امبانی جن کی دولت 109 بلین ڈالرس ہے ان سے پیچھے ہوگئے ہیں۔ ادانی گروپ کے اسٹاکس میں قابل لحاظ اضافہ ادانی کے امبانی کو اوورٹیک کردینے کی اصل وجہ ہے۔ جیفریس کی رپورٹ کے مطابق جمعہ کے دن ادانی گروپ کی کمپنیوں کے حصص کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ ہوگیا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ گروپ جارحانہ توسیعی منصوبے رکھتا ہے، جس میں آئندہ دہے کے دوران سرمایہ اخراجات میں 90 بلین ڈالرس بھی شامل ہے۔ قبل ازیں اس ہفتہ گوتم ادانی نے ادانی گروپ کے مستقبل کے بارے میں امید ظاہر کی تھی اور بتایا تھا کہ امریکہ کے شارٹ سیلر ہیڈن برگ کے دوہرے حملہ سے سنبھل جانے کے باعث کمپنی کے اچھے دن آنے والے ہیں۔ دانی نے سالانہ رپورٹ میں یہ بتایا کہ گروپ نے گزشتہ سال درپیش تقاضوں کی کس طرح تکمیل کی اور اس بات کو نوٹ کیا کہ ان تقاضوں پر قابو پانے سے ان کے عزم و حوصلہ کو استحکام حاصل ہوا اور ہندوستان کی لچک سے تحریک ملی۔ انہوں نے کہا" آنے والے دنوں میں غیر معمولی مواقع حاصل ہوسکتے ہیں اور میں آپ سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ادانی گروپ آج جس قدر مضبوط و مستحکم ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھا"۔ بلوم برگ بلینیئرس انڈیکس دنیا کے دولت مند افراد کی روزانہ رینکنگ کرتا ہے اور نیویارک میں ہر ٹریڈنگ ڈے کے اختتام پر اسے اپڈیٹ کیا جاتا ہے۔

راہول گاندھی کے وزیر اعظم بننے سے ملک کا فائدہ ہوگا: ہنمنت راو

حیدرآباد: کانگریس کے سابق رکن راجیہ سبھا وی ہنمنت راو نے کہا ہے کہ اگر راہل گاندھی ملک کے وزیر اعظم بنیں گے تو غریبوں کا فائدہ ہوگا کیونکہ وہ غریبوں کے بارے میں سوچتے ہیں اور اگر بی جے پی اقتدار میں آتی ہے تو صرف امیروں کا ہی فائدہ ہوگا۔ انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے گذشتہ روز جاری کردہ اگزٹ پولس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگزٹ پولس غلط بھی ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے بی آر ایس سربراہ کے چندر شیکھر راو پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی پارٹی کا نام ٹی آر ایس سے بدل کر بی آر ایس کردیا، حالانکہ ریاست کے عوام نے تلنگانہ کے لئے ووٹ ڈالا۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے کسانوں کی فکر نہ کرتے ہوئے چندر شیکھر راو نے پنجاب کے کسانوں میں رقمی امداد کے چیک تقسیم کئے اور مہاراشٹر میں جاکر اب کی بار کسانوں کی سرکار کا نعرہ لگایا۔ چندر شیکھر راو نے پنجاب اور بہار کے کسانوں میں رقمی چیکس تقسیم کئے جس کی وجہ سے تلنگانہ کے عوام نے ان کی پارٹی کو شکست سے دوچار کیا۔ بی آر ایس سربراہ کو اب سدھرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے یوم تاسیس تلنگانہ کی تقریب میں شرکت کے لئے وزیر اعلی ریونت ریڈی کی جانب سے دعوت نامہ کے چندر شیکھر راو کو بھیجے جانے کے باوجود انہوں نے یوم تاسیس کی اصل تقریب میں شرکت نہیں کی۔ اگر وہ یوم تاسیس کی تقریب میں شرکت کرتے تو ریاست کے مسائل اسمبلی میں اٹھانے کا ان کو حق ہوتا تھا تاہم وہ اب اس حق سے بھی محروم ہوگئے ہیں۔

حیدرآباد دونوں ریاستوں کا مشترکہ دارالحکومت نہیں رہا

حیدرآباد: حیدرآباد جو ملک کے میٹروپولیٹن شہروں میں سے ایک ہے، اے پی تنظیم جدید ایکٹ بابتہ 2014 کے تحت آج اتوار کے روز سے دونوں ریاستوں آندھرا پردیش اور تلنگانہ کا مشترکہ دارالحکومت نہیں رہا۔ 2 جون کے آغاز کے ساتھ سے ہی حیدرآباد صرف تلنگانہ کا صدر مقام رہے گا۔ 2014 میں متحدہ ریاست آندھرا پردیش کی تقسیم کے بعد حیدرآباد کو 10 سال تک تلگو کی دونوں ریاستوں کا مشترکہ صدر مقام بنایا گیا تھا۔ 2 جون 2014 کو تلنگانہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

الہلال سے شکست کے بعد رونالڈو رو پڑے

جدہ: سعودی عربین فٹبال لیگ میں النصر کی طرف سے کھیلنے والے کرسٹیانو رونالڈو 'کنگز کپ' کے فائنل میں روایتی حریف الہلال کے خلاف پنالٹی شوٹ آو?ٹ میں ہارنے کے بعد رو پڑے۔ میچ کا نتیجہ ان کے حق میں نہ آنے کے بعد رونالڈو میدان میں لیٹ گئے اور رونے لگے۔ مکمل وقت اور پھر اضافی وقت پر اسکور 1-1 سے برابر رہنے کے بعد الحلال نے النصر کو پنالٹی شوٹ آو?ٹ میں 5-4 سے شکست دی۔ الہلال کے گول کیپر یاسین بونو نے دو گول بچائے اور الہلال کی فتح کے ہیرو رہے۔ شوٹ آو?ٹ میں الہلال کیلئے رابن نیوس اور النصر کیلئے ایلکس ٹیلس نے گول مارنے کی کوشش کی اور دونوں ہی اس سے محروم رہے۔ اس کے بعد الہلال کی جانب سے الیگزینڈر متروویک اور نصر کی جانب سے رونالڈو گول کرنے آئے اور دونوں نے شاندار گول اسکور کیے۔ تاہم اس کے بعد آئندہ تین کوششوں میں الہلال اور النصر کیلئے گول کیے گئے۔ پانچ کوششوں کے بعد اسکور 4-4 سے برابر رہا۔ پھر اچانک الہلال کے سعود عبدالحمید اور النصر کے علی الاحسن اپنے اپنے شاٹس سے محروم ہوگئے۔ اگلے شاٹ میں الہلال کے ناصر نے گول کیا لیکن النصر کے محشری نے ان کا شاٹ گنوادیا۔ اس صورتحال میں الہلال نے 5-4 سے کامیابی حاصل کی۔ پرتگالی سوپر اسٹار کا انفرادی سیزن شاندار رہا لیکن اس کا اختتام ٹرافی کے بغیر ہوا۔ اس سے وہ اداس ہوگئے اور اتنی جدوجہد کے بعد بھی ٹرافی نہ جیتنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس 39 سالہ فٹبالر نے حال ہی میں سعودی پرو لیگ سیزن میں سب سے زیادہ گول کرنے کا ریکارڈ توڑا تھا۔ رونالڈو نے ایک سیزن میں 35 گول کرکے سابق النصر اسٹار عبدرجاک حمداللہ کا ریکارڈ توڑدیا جنہوں نے 2019 کے سیزن میں 34 گول کیے تھے۔ النصر سعودی پرو لیگ میں دوسرے نمبر پر رہے۔ وہ حریف الہلال سے 14 پوائنٹس پیچھے رہے۔ اب کنگز کپ میں شکست کے بعد النصر کے سی ای او گائیڈو فینگا نے تصدیق کی ہے کہ 2023-24 کی مہم کے دل دہلا دینے والے اختتام کے باوجود رونالڈو آئندہ سیزن میں کلب کے ساتھ رہیں گے۔

ہاردک پانڈیا نے طلاق کی افواہوں کے درمیان خاموشی توڑ دی

حیدرآباد: ہاردک پانڈیا ان دنوں سرخیوں میں ہیں جہاں ایک طرف آئی پی ایل میں ان کی کارکردگی خراب رہی تو دوسری طرف ان کی اہلیہ نتاشا سے طلاق کی خبروں نے سوشل میڈیا پر خوب دھوم مچادی ہے۔ تاہم، ہاردک اور نتاشا نے ان خبروں پر کھل کر کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا ہے۔ ساتھ ہی ہاردک ٹی 20 ورلڈ کپ کھیلنے کے لیے امریکہ آئے ہیں۔ بنگلہ دیش کے خلاف وارم اپ میچ میں ہاردک نے ایک بار پھر اپنی بلے بازی سے شائقین کے دل جیت لیے۔ ہاردک نے بنگلہ دیش کے خلاف میچ میں 23 گیندوں پر 40 رنز کی ناقابل شکست اننگز کھیلی۔ آئی پی ایل میں ہاردک کا بیاٹ خاموش تھا لیکن وارم اپ میچ میں ہاردک نے اپنی بلے بازی سے دکھایا کہ وہ ٹیم انڈیا کے لیے کیوں بہت اہم ہیں۔ ساتھ ہی ہاردک نے اپنے مشکل وقت کے بارے میں بات کی ہے۔ اسٹار اسپورٹس سے بات کرتے ہوئے ہاردک پانڈیا نے کہا کہ میرا ماننا ہے کہ بالآخر آپ کو لڑائی میں رہنا پڑتا ہے، بعض اوقات زندگی آپ کو ایسے حالات میں ڈال دیتی ہے جہاں چیزیں مشکل ہوتی ہیں، لیکن میرا ماننا ہے کہ اگر آپ کھیل یا میدان چھوڑ دیتے ہیں، یعنی لڑو، آپ کو وہ نہیں ملے گا جو آپ اپنے کھیل سے چاہتے ہیں، یا وہ نتائج جو آپ ڈھونڈ رہے ہیں۔" پانڈیا نے مزید کہا، "ہاں یہ میرے لیے مشکل رہا، لیکن اس کے ساتھ ہی، میں اس عمل سے حوصلہ افزائی کرتا ہوں، میں نے انہی معمولات کو فالو کرنے کی کوشش کی ہے جو میں پہلے سے کر رہا ہوں، یہ چیزیں ہوتی رہتی ہیں، آپ کے لیے اچھا ہے۔ اور برے وقت یہ ہیں کہ آتے جاتے ہیں.

شہر کے ملت نگر میں مکان سے ایک لاکھ 35 ہزار کی چوری

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) ملت نگر دیگلور ناکہ علاقہ میں چوروں نے ایک مکان کا تالہ توڑ کر 1 لاکھ 35 ہزار روپے چوری کرلیے ہیں۔ سید جاوید سید احمد کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کے مطابق 28 مئی کی رات 10 بجے سے یکم جون کی صبح 7 بجے کے درمیان ان کے بند گھر کی حفاظتی دیوار پر چڑھ کر چھت کا دروازہ توڑ کر 1 لاکھ 20 ہزار روپے کے طلائی زیورات اور نقدی چوری کرلی گئی۔ ناندیڑ دیہی پولیس نے اس کیس کو نمبر 2024/492 کے طور پر درج کیا ہے اور پولیس افسر پنچال مزید تحقیقات کررہے ہیں۔

تلنگانہ میں کانگریس کو 10 نشستیں ملیں گی

چیف منسٹر پر امید

حیدرآباد: تلنگانہ کے چیف منسٹر اے ریونت ریڈی نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ ریاست

میں کانگریس کو 17 کے منجملہ 10 لوک سبھا حلقوں سے کامیابی ملے گی اور مرکز میں انڈیا بلاک اتحاد برسر اقتدار آئے گا۔ ہفتہ کے روز میڈیا کے نمائندوں سے غیر رسمی بات چیت کے دوران ریونت ریڈی نے ایکس پر بی جے پی کے پوسٹ کا حوالہ دیا جس میں بھگوا جماعت نے یہ کہا تھا کہ اسے تلنگانہ میں 4 سے 5 لوک سبھا نشستوں پر کامیابی ملے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تلنگانہ میں بی جے پی کو 4 سے 5 نشستوں پر کامیابی ملے گی۔ بی آر ایس کو ایک سے زائد نشست نہیں ملے گی جبکہ مجلس، حلقہ لوک سبھا حیدرآباد پر اپنا قبضہ برقرار رکھے گی۔ ماقبی 10 یا اس سے زائد نشستوں پر کانگریس کا قبضہ ہوگا۔ ریونت جو تلنگانہ پردیش کانگریس کے صدر بھی ہیں، نے یہ بات کہی۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی ریاستوں میں انڈیا بلاک کو زبردست اکثریت ملے گی اور ٹاملناڈو اور کیرالا میں اس بلاک کا مظاہرہ شاندار رہے گا۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ مرکز میں انڈیا اتحاد حکومت تشکیل دے گا اور راہول گاندھی وزیر اعظم بنیں گے۔ بی جے پی کو 240 سے زائد نشستیں نہیں ملیں گی۔

ایگزٹ پول رپورٹس کی فکر نہیں بہتر نتائج کی امید: کے سی آر

حیدر آباد: ایگزٹ پول کی رپورٹس جس میں حالیہ لوک سبھا انتخابات میں بی آر ایس کے کمزور مظاہرہ کی طرف اشارہ کیا گیا، کے درمیان سابق چیف منسٹر کے چندر شیکھر راو? نے اتوار کے روز ایگزٹ پول کی رپورٹس کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ چاہے رپورٹس کچھ بھی ہو، پارٹی، عوام کیلئے کام کرتی رہے گی۔ تلنگانہ کی 10 ویں یوم تاسیس تقاریب کے موقع پر بی آر ایس قائدین اور ورکرس سے خطاب کرتے ہوئے کے چندر شیکھر راو? نے کہا کہ حالیہ اسمبلی انتخابات میں بی آر ایس کو شکست ایک عارضی دھکہ ہے۔ ریاست کی کانگریس حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مختصر وقت کے عرصہ میں موجودہ حکومت، غیر معروف ہوگئی۔ عوام حکومت سے سخت ناراض ہیں اور ان کی ناراضگی، برہمی کا بم بہت جلد پھٹ سکتا ہے۔ لوک سبھا الیکشن کے نتائج میں کچھ بھی ہوسکتا ہے کتنی بھی نشستیں حاصل ہوسکتی ہیں۔ چند کا کہنا ہے کہ بی آر ایس کو 11 حلقوں سے کامیابی ملے گی جبکہ چند کا کہنا ہے کہ پارٹی کو صرف ایک نشست پر کامیابی حاصل ہوگی مگر چند کا یہ بھی کہنا ہے کہ پارٹی کو 2 سے 4 نشستیں ملیں گی۔ یہ سب گیمبلنگ بن چکا ہے۔ انتخابی مہم کے دوران میری بس یاترا کو عوام کا زبردست ردعمل حاصل ہوا۔" ہم بہتر نتائج کی توقع رکھتے ہیں چاہے کچھ بھی ہو۔ اس سلسلہ میں ہمیں پریشان، فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ چاہئے نتائج کچھ بھی آئیں۔ بی آر ایس، تلنگانہ کی حفاظتی ڈھال بنے رہے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مختلف ایگزٹ پول کی پیش قیاسی میں کانگریس اور بی جے پی کے درمیان سخت مقابلہ کا اشارہ دیا گیا جبکہ بی آر ایس کو حاشیہ پر رکھا گیا۔ کے سی آر نے کہا کہ چند افراد یہ کہہ رہے ہیں کہ بی آر ایس کا صفایا کردیں گے؟ مگر ان افراد کو جان لینا چاہئے کہ گلابی پارٹی ایک سمندر کے مانند ہے اور کوئی بھی اس پارٹی (بی آر ایس) کو ختم نہیں کرسکتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا (پارٹی) مستقبل بہت تابناک ہے۔ سیاسی نتائج سے ہمیں تذبذب کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ ریاست کی تاسیس کی 10 ویں تقاریب ہمارے لئے ایک تحریک ہونی چاہئے، بی آر ایس سربراہ نے پارٹی قائدین اور کارکنوں کو یہ نصیحت کی۔ راو? نے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں شکست پارٹی کیلئے عارضی دھکہ ہے، ہر پارٹی کے سیاسی سفر میں اس طرح کے حالات آتے رہتے ہیں۔ انہوں نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ آئندہ اسمبلی الیکشن میں بی آر ایس پوری قوت کے ساتھ واپسی کرے گی۔ ریاست میں برسر اقتدار آنے کے 6 ماہ بعد بھی کانگریس حکومت نے مختلف شعبہ جات جیسے آئی ٹی، انڈسٹری اور زراعت کی پالیسی کا اعلان نہیں کیا ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ نئی ریاست بننے سے قبل تلنگانہ علاقہ میں کسانوں کی خودکشی، برقی کٹوتی، اور فاقہ کشی سے بافندوں کی اموات کے واقعات پیش آئے تھے مگر تلنگانہ بننے کے بعد اس علاقہ میں ان واقعات کا خاتمہ ہوگیا اور یہاں بڑی تبدیلیاں آئی ہیں اور کئی ترقیاتی کام بھی ہوئے۔

جنوبی کوریا میں شمالی کوریا کے کچرا ڈھونے والے 600 سے زائد غبارے گرے

شمالی کوریا کے کچرا ڈھونے والے 600 سے زیادہ غبارے مسلسل پانچ دنوں سے جی پی ایس سگنل جام ہونے کے درمیان جنوبی کوریا میں گرے ہیں۔ سیول کی فوج نے اتوار کو یہ اطلاع دی۔ یونہاپ نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ جنوبی کوریا کا صدارتی دفتر جوابی قدم اٹھانے پر غور کررہا ہے۔ جنوبی کوریا کے جوائنٹ چیفس آف اسٹاف (جے سی ایس) نے کہا کہ اس نے 600 سے زیادہ غباروں کا پتہ لگایا ہے جو دونوں کوریا کو الگ کرنے والی فوجی حد بندی لائن کے پار تیرتے ہوئے ہفتے کی رات 8 بجے سے اتوار کی صبح 10 بجے کے درمیان ملک کے مختلف حصوں میں گرے تھے۔ جے سی ایس کے مطابق غباروں میں پچھلے غباروں کی طرح سگریٹ کے ٹکڑے، کاغذ اور پلاسٹک کے تھیلے جیسے کوڑے کے مختلف ٹکڑے تھے۔ جنوبی کوریا کے کارکنوں کی طرف سے بھیجے گئے پیونگ یانگ مخالف کتابچے کے خلاف 'جیسے کو تیسا کارروائی' کی وارننگ دینے کے بعد شمالی کوریا نے اس سے قبل منگل اور بدھ کو کچرا اور فضلے سے بھرے تقریباً 260 غبارے جنوب میں بھیجے تھے۔ جے سی ایس نے لوگوں کو مشورہ دیا کہ وہ اشیاء ؒ کو ہاتھ نہ لگائیں اور قریبی فوجی یا پولیس حکام کو مطلع کریں۔ یونہاپ کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اس میں غباروں سے ممکنہ خطرے سے بھی خبردار کیا گیا ہے۔ سیول شہر کی حکومت نے اتوار کو کہا کہ وہ اس طرح کے واقعات کا جواب دینے کے لیے 24 گھنٹے ایک ایمرجنسی سینٹر چلائے گی۔ شمالی کوریا کا غبارہ لانچ کئی حالیہ اشتعال انگیز اقدامات کے بعد ہوا ہے، جس میں پیر کو ایک جاسوسی سیٹلائٹ لانچ کرنے کی ناکام کوشش بھی شامل ہے۔ یونہاپ کی رپورٹ کے مطابق، جنوبی کوریا کا صدارتی دفتر شمالی کے غبارے کی اشتعال انگیزی پر تبادلہ خیال کرنے کے لئے اتوار کو قومی سلامتی کونسل کا اجلاس منعقد کرنے کے لئے تیار ہے۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔